ڈیم، دریا اور حقوق

ڈیموں سے متاثرہ لوگوں کے راہِ عمل

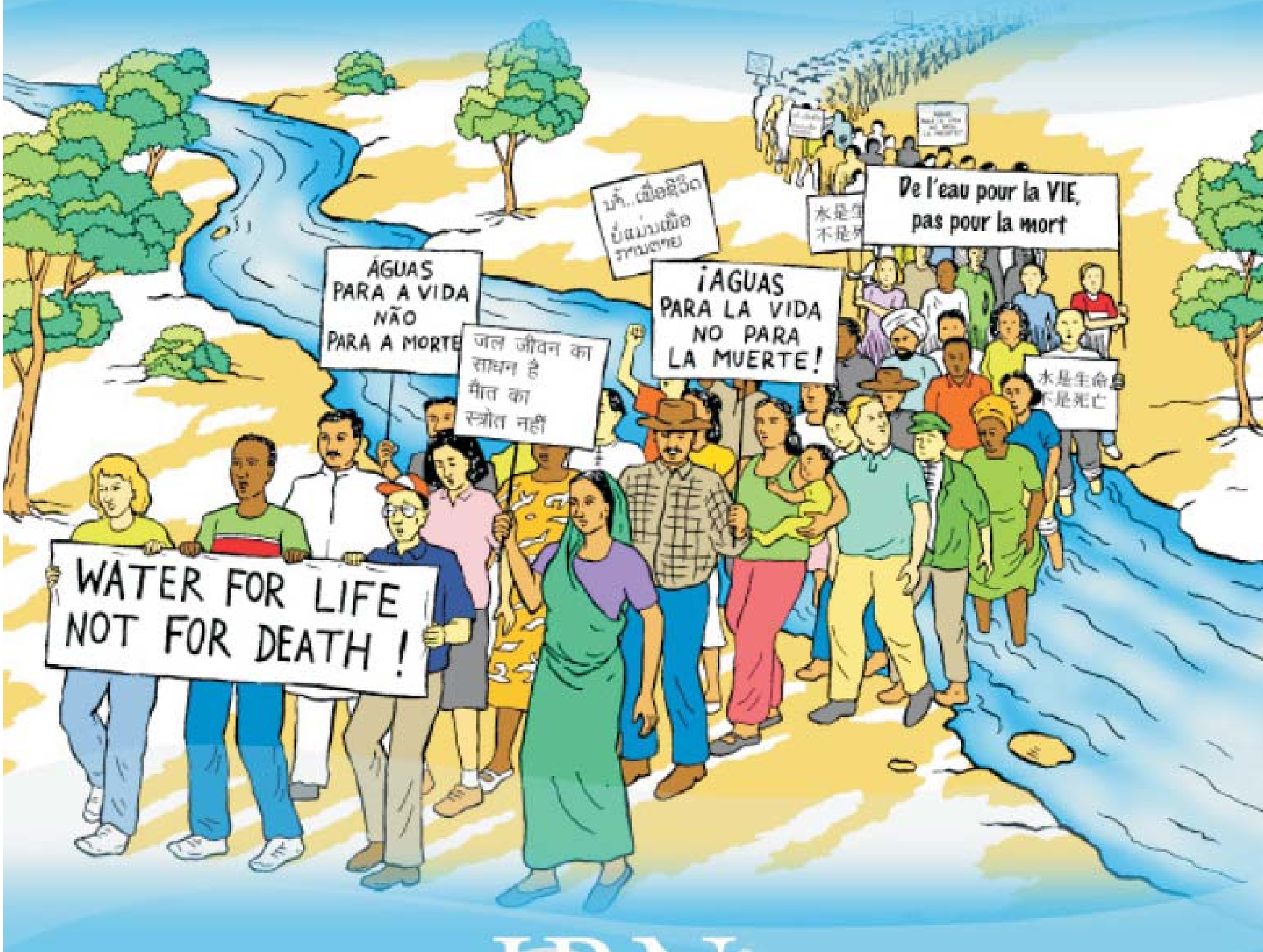

IRN

International Rivers Network

Linking Human Rights and Environmental Protection

فہرست

تعارف	....	2
پہلا باب :	ڈیموں کے بارے میں بنیادی معلومات	3
	ڈیم کیا ہے؟	3
	ڈیم کیا کرتے ہیں؟	3
	ڈیم: کس کیلئے رحمت؟ کس کیلئے زحمت؟	4
	ڈیم کیسے کام کرتے ہیں؟	5
	ڈیموں کے خسارے کا بوجھ کون اٹھاتا ہے؟	6
دوسرا باب :	ڈیموں کے اثرات	7
	ڈیم کے اثرات	8
	نقل مکانی: تلخ حقائق	10
	بہاؤ کے رخ رہنے والی آبادیاں اور خطرات	12
تیسرا باب:	تباہ کن ڈیموں کے خلاف کام کرنے والی بین الاقوامی تحریک	14
	ڈیم فائٹرز کی کامیابیاں	15
	مزید ڈیموں کا خطرہ	16
چوتھا باب:	ڈیموں کے خلاف جنگ کی حکمت عملی	17
	مہم کی منصوبہ بندی	18
	ڈیموں کے خلاف جدوجہد کے اہم اصول	20
	ڈیم کی تعمیر کے مختلف مراحل اور آپ کی ذمہ داریاں	24
پانچواں باب:	متبادل ذرائع	29
	توانائی کے متبادل ذرائع	29
	پانی کے متبادل ذرائع	32
	سیلاب پر قابو پانے کے متبادل طریقے	34
نتیجہ / ماحصل	....	36
علاقائی رابطے	....	37

تعارف

دنیا بھر میں لوگ بڑے بڑے ڈیموں کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں۔ یہ لوگ اپنے دریاؤں اور روزگار کو نئے ڈیموں سے بچانے کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ حکومتوں سے اپنے نقصان کے ازالے کے زرِ تلافی طلب کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کا اصرار ہے کہ توانائی، پانی کی ترسیل اور سیلاب کی انتظام کاری کے جدید طریقے اپنائے جائیں کیونکہ ڈیم بنانا ان مسائل کا ناقابلِ عمل حل ہے۔ یہ تمام لوگ فیصلہ سازی کو جمہوری بنانے کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں تاکہ ان کی آواز بھی سنی جائے۔

گذشتہ بیس سالوں کے دوران ڈیموں کے خلاف کام کرنے والی بین الاقوامی تحریک مضبوط سے مضبوط تر ہوئی ہے اور اسے کئی نمایاں کامیابیاں بھی حاصل ہوئی ہیں۔ تحریک کی تگ و دو اور جدوجہد کے نتیجے میں کئی ڈیموں کی تعمیر کا کام رک گیا ہے اور متبادل ذرائع، جیسا کہ چھوٹے ڈیمز اور پانی کے ارتکاز کے دیگر ذرائع، عمل میں آچکے ہیں۔ ڈیموں سے متاثر ہونے والے لوگ معقول زرِ تلافی حاصل کر چکے ہیں اور کچھ ڈیم مسمار کر دیے گئے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود دنیا بھر میں نئے ڈیم تعمیر ہو رہے ہیں۔

انٹرنیشنل ریور نیٹ ورک کے تیار کردہ اس رہنما کتابچے کے ذریعے ان لوگوں کو بااختیار کرنے کی عملی راہ فراہم کی جائے گی جنہیں بڑے ڈیموں سے خطرات لاحق ہیں۔ اس کے ساتھ، اس رہنما کتابچے کے ذریعے، مجوزہ اور موجودہ ڈیموں سے متاثر ہونے والے لوگوں کو اس بین الاقوامی تحریک کا حصہ بنایا جائے گا جسے ڈیموں کے انسداد کی تنظیم کہا جاتا ہے۔ انٹرنیشنل ریور نیٹ ورک اور دنیا بھر میں دوسری **غیر سرکاری تنظیمیں** آپ لوگوں کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ایسی غیر سرکاری تنظیموں کی فہرست، جو آپ کی مدد کر سکتی ہیں، اس کتابچے کے آخر میں موجود ہے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ رہنما کتابچہ مفید معلومات کے ساتھ ساتھ آپ کی مدد کرے گا کہ آپ مجوزہ ڈیموں کے خلاف کس طرح کام کریں، اپنے حقوق کا کس طرح تحفظ کریں اور کس طرح ڈیموں کے سلسلے میں ہونے والے فیصلوں میں اپنی آواز نمایاں کریں۔

- کتابچے کا پہلا باب ڈیموں کے بارے میں بنیادی اور تعارفی معلومات فراہم کرے گا اور ہمیں یہ بتائے گا کہ ڈیم کس طرح کام کرتے ہیں۔ ان سے کون فائدہ حاصل کرتا ہے اور کس کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے؟
- اس رہنما کتابچے کا دوسرا باب لوگوں اور قدرتی ذرائع پر ڈیموں کے اثرات کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرے گا۔
- کتابچے کا تیسرا باب تباہ کن ڈیموں کے خلاف کام کرنے والی بین الاقوامی تنظیم کے لائحہ عمل اور کامیابیوں کا تعارف ہے۔
- چوتھے باب میں آپ دیکھیں گے کہ آپ کس طرح تباہ کن ڈیموں کی تعمیر کو للکار کر اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں۔
- پانچواں باب لوگوں کی پانی، توانائی اور سیلاب سے نمٹنے کے مسائل اور ان کے متبادل حل تلاش کرنے کے سلسلے میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔
- اس کتابچے کے آخر میں آپ ان اداروں سے آشنا ہو پائیں گے جو آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔

ہم آپ کے لئے تباہ کن ڈیموں کے خلاف متحد ہو کر جدوجہد کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور آپ کی کامیابیوں کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہم انصاف اور جمہوری وقار کے حصول کی اس جدوجہد میں آپ کے ساتھ ہیں۔ پانی زندگی ہے۔۔ موت نہیں!

انٹرنیشنل ریورز نیٹ ورک

پہلا باب

ڈیموں کے بارے میں بنیادی معلومات

ڈیم کیا ہے؟

ڈیم ایک ایسی دیوار ہے جو کسی دریا کے گرد تعمیر کی جاتی ہے۔ یہ ڈیم مٹی، پتھر یا کنکریٹ سے تعمیر ہو سکتے ہیں۔ ان کا مقصد دریا کے بہاؤ کو روکنا اور ایسی مصنوعی جھیلیں بنانا ہوتا ہے جنہیں آبی مخزن کہا جاتا ہے۔ ان آبی ذخائر میں موجود پانی بجلی پیدا کرنے، آبپاشی اور پینے کیلئے پانی کی ترسیل اور فراہمی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیموں کو کشتی رانی، سیلاب پر قابو پانے اور تفریحی مقاصد کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض ڈیموں کو مندرجہ بالا مقاصد کے علاوہ دیگر مقاصد کو پورا کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

دنیا میں 47 ہزار سے زیادہ بڑے ڈیم (15 میٹر سے بڑے) موجود ہیں۔ چین، امریکہ اور انڈیا میں ڈیموں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے ڈیم 250 میٹر سے بھی زیادہ اونچے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ ڈیم 60 منزلہ عمارت سے بھی بلند ہیں۔ لمبائی کے علاوہ یہ ڈیم کئی کلومیٹر رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان پر اربوں ڈالر خرچ ہوتے ہیں اور ان کی تعمیر میں 10 سال بھی لگ سکتے ہیں۔

ڈیم کیا کرتے ہیں؟

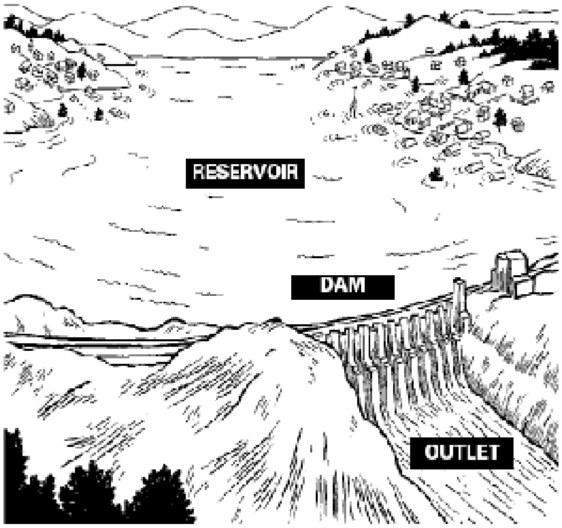

ڈیم مختلف شکلوں اور جسامت کے ہوتے ہیں مگر اکثر ان خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں

- ڈیم عام طور پر پینے اور آبپاشی کے پانی کی فراہمی کے لئے تعمیر کئے جاتے ہیں۔ ان ڈیموں میں ذخیرہ شدہ پانی شہروں میں پینے اور روزمرہ استعمال کیلئے اور دیہاتوں میں آبپاشی کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ ڈیموں سے دیہاتوں اور شہروں میں پانی پہنچانے کے لئے نہروں اور پائپ لائنوں سے کام لیا جاتا ہے۔
- اس کے علاوہ پانی سے بجلی بنانے کے لئے ڈیموں کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ان ڈیموں میں موجود پانی کی قوت سے بڑے بڑے بلیڈ حرکت میں لائے جاتے ہیں اور اس حرکت کی مدد سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ ڈیموں سے پیدا شدہ اس بجلی کو ٹرانسمیشن لائنوں کی مدد سے شہروں میں بھیجا جاتا ہے۔ جب دریا کا پانی ٹربائنوں سے گذر کر ڈیم کے مقاصد پورے کر لیتا ہے تو اسے واپس دریا میں ڈال دیا جاتا ہے۔
- مندرجہ بالا مقاصد کے علاوہ ڈیموں سے سیلاب پر قابو پانے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ برسات کے موسم میں پانی ان ڈیموں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے تا کہ یہ پانی دریاؤں میں شامل ہو کر سیلاب کی صورت نہ اختیار کر لے۔
- ڈیموں کو جہاز اور کشتی رانی کے لئے بھی استعمال میں لایا جاتا ہے۔ خاص طور پر جب دریا میں پانی کم ہوتا ہے تو ڈیموں میں ذخیرہ شدہ پانی کی وجہ سے کشتیوں اور جہازوں کی آمدورفت کو جاری رکھا جاتا ہے۔ ایسے ڈیم خصوصی طور پر اسی مقصد کے لئے بنائے جاتے ہیں تا کہ ڈیم میں نصب شدہ آلات کی مدد سے پانی کی سطح کو بلند یا کم کیا جا سکے اور جہازوں اور کشتیوں کو گذرنے میں آسانی ہو۔

ڈیم: کس کیلئے رحمت؟ کس کیلئے زحمت؟

ڈیموں سے صرف ایسے کاشتکار پانی اور بجلی لیتے ہیں جو وسیع وعریض زرعی اراضی رکھتے ہیں۔ ڈیموں سے متاثر ہونے والے لوگوں کا ڈیموں کے ان ثمرات پر کوئی حق نہیں ہوتا۔

فیکٹریوں کے مالکان اور شہروں کے باسی ڈیموں سے پیدا ہونے والی بجلی کے اصل صارف ہیں۔ بڑی بڑی زرعی کمپنیاں ان ڈیموں سے سستا پانی خرید کر آبپاشی کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ ڈیم دیہی علاقوں سے وسائل کو شہروں میں بہا لے جاتے ہیں۔ اس لئے ان ڈیموں سے متاثرہ لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ملتا لیکن شہروں میں مقیم امراء کو بہت زیادہ مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ڈیموں سے ملک کے شہریوں کو فائدہ نہیں ہوتا لیکن بدعنوان حکومتیں ان کی مدد سے بھاری زرمبادلہ کماتی ہیں۔

ڈیموں کی تعمیر سے تعمیراتی اور انجینئرنگ کمپنیاں بھی بھرپور منافع کماتی ہیں۔ یہ کمپنیاں ڈیموں کی ڈیزائننگ اور تعمیر کے لئے کئی ملین ڈالرز کماتی ہیں۔ حکومتیں ڈیموں کے کام کرنے کے دوران بھاری ٹیکس کماتی ہیں۔ چونکہ ان ڈیموں کی تعمیر پر بھاری رقم خرچ ہوتی ہے اس لئے مفاد پرست اور بدعنوان حکومتیں اور ان کے ہرکارے اس رقم کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

بڑے ڈیموں سے نقصان اٹھانے والے دیہی کاشتکار مقامی قبائلی لوگ ہوتے ہیں۔ ڈیم بنانے کے لئے لاکھوں گھروں کو زمین بوس کر کے لوگوں کو بے دخل کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ، جو ڈیموں کے قرب وجوار میں رہتے ہیں، کو ڈیموں کی تعمیر کی ضمنی پیداوار کے طور پر روزگار کے ذرائع سے محروم ہونا پڑتا ہے اور ماحولیاتی مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

ستم بالائے ستم یہ کہ ڈیموں کی تعمیر کا فیصلہ کرتے وقت ان لوگوں کو فیصلہ سازی میں شامل نہیں کیا جاتا۔ ان سے یہ بھی نہیں پوچھا جاتا کہ ڈیم تعمیر کیا جائے یا نہیں۔ یہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ معلومات کا حصول ان کا بنیادی حق ہے۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کو اس بات کا بھی حق نہیں دیا جاتا ہے کہ وہ حکومتوں سے نئی زمین اور روزگار کے متبادل ذرائع کا مطالبہ کریں۔ ڈیموں سے متاثر ہونے والے لوگوں کو ڈیموں میں ذخیرہ شدہ پانی اور بجلی کے استعمال کا کوئی حق نہیں دیا جاتا حتیٰ کہ ڈیموں سے حاصل شدہ فوائد پر ان کا، باقی لوگوں کی نسبت، کہیں زیادہ حق ہوتا ہے۔

ڈیم سے متاثرہ لوگ اکثر یہ فوائد حاصل نہیں کر پاتے

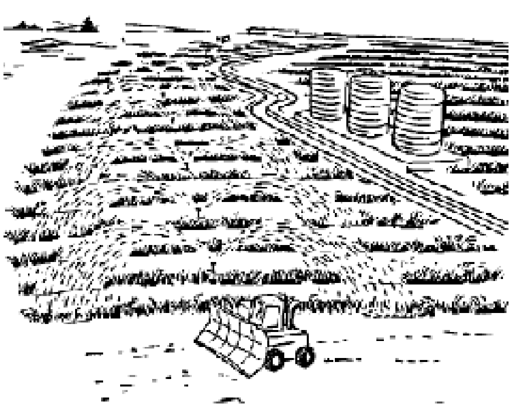

بڑے پیمانے پر کسان ڈیموں کے ذریعے پانی وصول کرتے ہیں

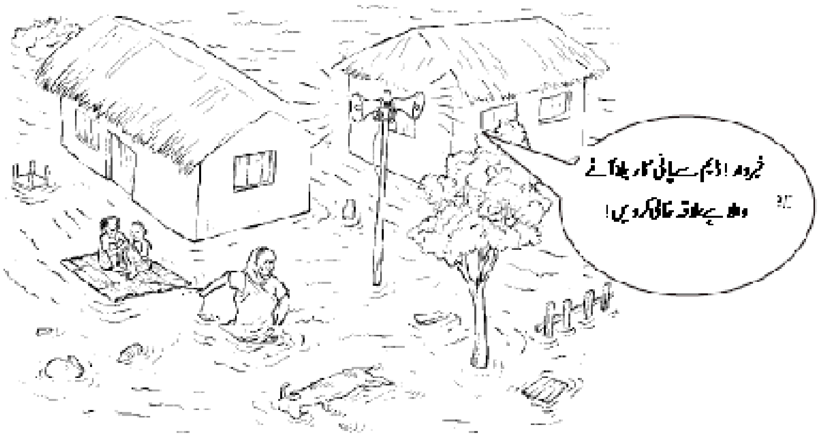

کچھ ڈیم سیلاب کو روکنے کی بجائے اس کی تباہ کاریوں میں اضافہ کرتے ہیں!

ڈیم کیسے کام کرتے ہیں؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈیم ہمیں فائدہ بھی دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کی مدد سے بہت زیادہ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے اور توقع کے مطابق زمین سیراب کی جا سکتی ہے۔ تاہم پانی فراہم کرنے والے ڈیم عموماً پانی کی متوقع مقدار سے کم پانی دیتے ہیں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کیونکہ ڈیم تعمیر کرنے والے "ماہرین" عام طور پر دریا میں موجود پانی کا مبالغہ آمیز تخمینہ لگاتے ہیں۔

سیلاب پر قابو پانے کے لئے بنائے جانے والے ڈیموں کے ذریعے نچلے درجے کے سیلابوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ تاہم اگر سیلاب زیادہ ہو تو یہ اس کے نقصانات کو بڑھا سکتے ہیں۔ اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے کہ لوگ ڈیموں کے قریب آباد ہوتے ہیں اور ڈیمز کی موجودگی میں لوگ بے بنیاد احساس تحفظ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تاہم جب بڑے سیلاب آتے ہیں تو ڈیموں کے قرب و جوار میں رہنے والے لوگوں کا بھاری جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔

ڈیم ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتے۔ یہ عموماً چند سالوں کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ ایک ڈیم کی میعاد کا انحصار کئی عوامل پر ہوتا ہے۔ ان عوامل میں دریا میں موجود تہ نشین مٹی سب سے اہم ہے۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ آبی مخزن (ڈیم) تہ نشین مٹی سے بھر جاتے ہیں۔ جونہی یہ تہ نشین مٹی ڈھیر سے پہاڑ بننے لگتی ہے، ڈیم موثر نہیں رہتے۔ اور ایک وقت ایسا آتا ہے جب عوام کے خون پسینے کی کمائی سے بننے والے ڈیم بیکار ہو جاتے ہیں۔

حکومتوں اور عوام کے لئے وجہ زحمت

ارجنٹائن کے سابقہ صدر کارلوس مینم نے "یاکیرٹا" ڈیم کو "بدعنوانی کی یادگار" قرار دیا تھا۔ اس کی تعمیر پر خرچ ہونے والی رقم 2.7 بلین امریکی ڈالرز سے بڑھ کر 11.5 بلین امریکی ڈالرز ہو چکی ہے لیکن ابھی تک یہ ڈیم نامکمل ہے۔ ارجنٹائن اور پیراگوئے میں موجود ڈیم کی بجلی کی پیداوار متوقع پیداوار سے 40 فی صد کم ہے۔ وہ گروپ جو ان ڈیموں کی تعمیر کی نگرانی کر رہا ہے اربوں ڈالرز کا مقروض ہو چکا ہے اور اس قابل نہیں رہا کہ قرض ادا کر سکے کیونکہ یہ منصوبہ انتہائی غیر منافع بخش ثابت ہوا ہے۔

حکومتیں اکثر بھاری قرض لے کر اس قسم کے ڈیمز تعمیر کرتی ہیں۔ انہیں توقع ہوتی ہے کہ وہ ڈیم تعمیر کر کے بہت سا پیسہ کمائیں گے۔ تاہم اگر ڈیم اتنی بجلی پیدا نہیں کرتے جتنی پیداوار کی ان سے توقع کی جا رہی ہوتی ہے، حکومتیں ان ڈیمز کی تعمیر کی مد میں لئے جانے والے قرض واپس نہیں کر سکتیں۔ چونکہ حکومتیں بین الاقوامی اداروں کو قرض کی واپسی پر مجبور ہوتی ہیں اس لئے وہ تعلیم اور صحت پر خرچ کم کر کے قرضے واپس کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ اس طرح حکومتوں کے احمقانہ خوابوں کی خوفناک تعبیر کا خمیازہ عوام کو اٹھانا پڑتا ہے۔

ایسے ممالک جن کی آمدنی کم ہے، بڑے ڈیم تعمیر کر کے عالمی بینک جیسے اداروں کے دائمی مقروض ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ ڈیم جو بظاہر غربت کم کرنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ غربت میں خطرناک حد تک اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

امیر ممالک کے لوگ دو طرح سے ڈیموں کی تعمیر سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ڈیم تعمیر کرنے والی کمپنیاں ڈیم تعمیر کرنے سے بھاری رقم کماتی ہیں۔ امیر ممالک اس وقت بھاری سود وصول کرتے ہیں جب غریب ممالک ڈیم بنانے کی پاداش میں قرض تلے دبے ہوتے ہیں۔

ڈیموں کے خسارے کا بوجھ کون اٹھاتا ہے؟

ہر سال 40 بلین امریکی ڈالرز ڈیم بنانے کی مد میں خرچ ہوتے ہیں۔ چونکہ ڈیم تعمیر کرنے پر بہت زیادہ لاگت آتی ہے، حکومتوں کو قرض دینے والے اداروں سے بھاری قرضے لینے پڑتے ہیں۔ عالمی بینک ڈیموں پر قرضے جاری کرنے والا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ عوامی ترقیاتی بینک دنیا بھر میں 600 ڈیم تعمیر کرنے کے لئے 60 بلین امریکی ڈالرز کا قرضہ دے چکا ہے۔ دیگر ترقیاتی بینک، مثال کے طور پر ایشیائی ترقیاتی بینک، افریقی ترقیاتی بینک اور امریکہ ترقیاتی بینک ایسے بینک ہیں جو ڈیم تعمیر کرنے والی کمپنیوں اور ممالک کو قرضے فراہم کرتے ہیں۔

جب عوامی ترقیاتی بینک ڈیم کی تعمیر کے لئے قرضہ جاری کرتا ہے تو حکومتوں کے لئے دیگر بینکوں سے قرضے حاصل کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ امیر ممالک، مثال کے طور پر جاپان اور جرمنی، بھی ان ممالک کو قرضے دیتے ہیں جو ڈیم تعمیر کرنا چاہتے ہوں۔

ڈیم کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد حکومت کو قرض واپس کرنا ہوتا ہے۔ اگر حکومت ڈیم سے وہ کچھ نہ کما سکے جس کی توقع کی جا رہی تھی تو حکومت کو عوام کے حصے کا رزق چھین کر قرض واپس کرنا پڑتا ہے۔

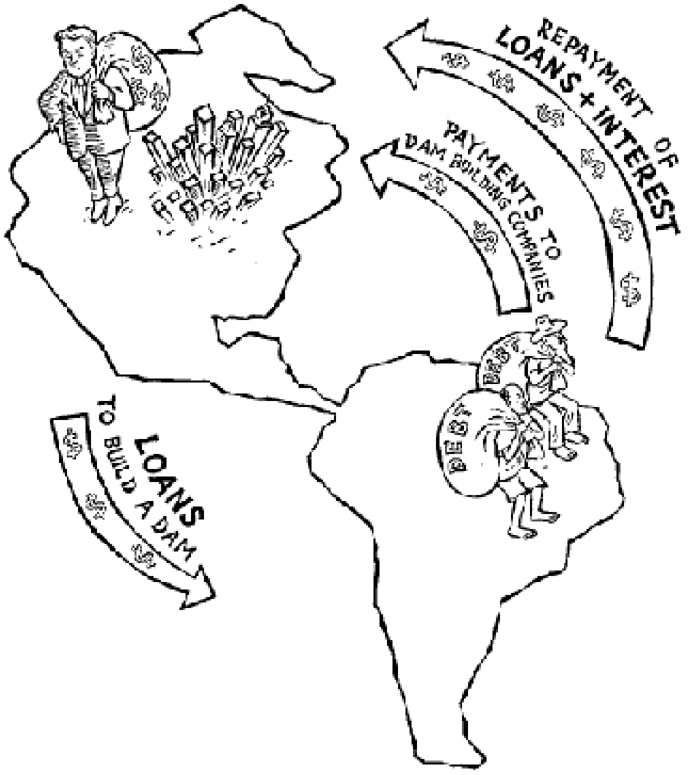

امیر ممالک میں لوگ ڈیم کی تعمیر سے دو طرح سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ ڈیم تعمیر کرنے والی کمپنیاں ڈیم بنانے کا معاوضہ وصول کرتی ہیں اور ان کی حکومتیں سود کی رقم حاصل کرتی ہیں جب کہ غریب ممالک اپنا قرضہ واپس کرتے ہیں

دوسرا باب

ڈیموں کے اثرات

جب مالکسی میلوڈائڈان نے سب سے پہلے اپنی زمین (افریقہ) میں ڈیم تعمیر کرنے کی خبر سنی تو اُس نے پرزور مخالفت کی۔ لیکن ڈیم تعمیر کرنے والی کمپنی نے اسے قائل کرلیا کہ چند لوگوں کی نقل مکانی کے بدلے بہت سے لوگوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنایا جاسکے گا۔ انہوں نے مالکسی میلوڈائڈان سے وعدہ کیا کہ ڈیم کی تعمیر سے متاثر ہونے والے لوگوں کو زرِتلافی، پانی، سکول اور نئے گھر مہیا کیے جائیں گے۔

لیکن ان کے وعدے جھوٹے ثابت ہوئے۔ مالکسی کا کہنا ہے:

''جب ہمیں ہماری زمینوں کے بدلے زرِتلافی نہیں ملا۔۔۔ہم اس ڈیم کو موجودہ اور آنے والی نسلوں کی موت قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے اور ہمارے بچوں کے پاس مستقبل کے لئے کچھ بھی نہیں بچا''۔

یہ صرف مالکسی کی کہانی نہیں ہے۔ 40 سے 80 ملین لوگوں کو ڈیموں کی تعمیر کے لئے گھر اور روزگار چھوڑنا پڑا ہے۔ ان بے گھر اور بے روزگار لوگوں میں سے اکثر آج غریب ہیں۔ ان کے روزگار کے ذرائع، ثقافت اور معاشرت سب تباہ ہوچکے ہیں۔

ڈیموں کی وجہ سے بڑے بڑے سیلاب آئے ہیں اور دنیا بھر میں جانوروں قدرتی مسکن تباہ اور زرخیز علاقے بنجر ہوچکے ہیں۔ دریا خشک ہوگئے ہیں۔ مچھلیاں اور ماہی گیر ختم ہوگئے ہیں۔ اور انسان مچھلیوں، جانوروں اور پودوں کی چند اہم اقسام سے محروم ہوگیا ہے!

اس باب میں ہم معاشرے اور قدرتی وسائل پر ڈیموں کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔ ہم یہ دیکھیں گے کہ ڈیموں کی وجہ سے بے گھر ہونے والے لوگوں اور خاندانوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہم یہ دیکھیں گے کہ لسوتو میں لوگ اپنی زمین اور روزگار کو ڈیموں سے بچانے کے لئے کیا کررہے ہیں۔

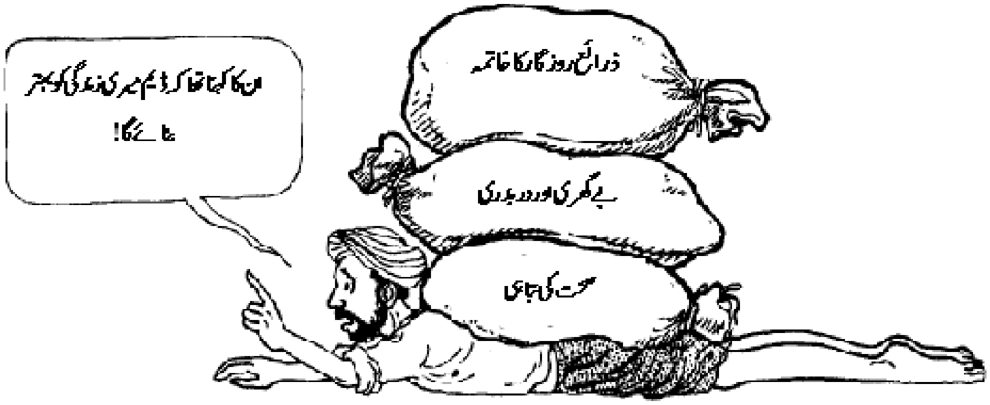

ڈیم کے اثرات

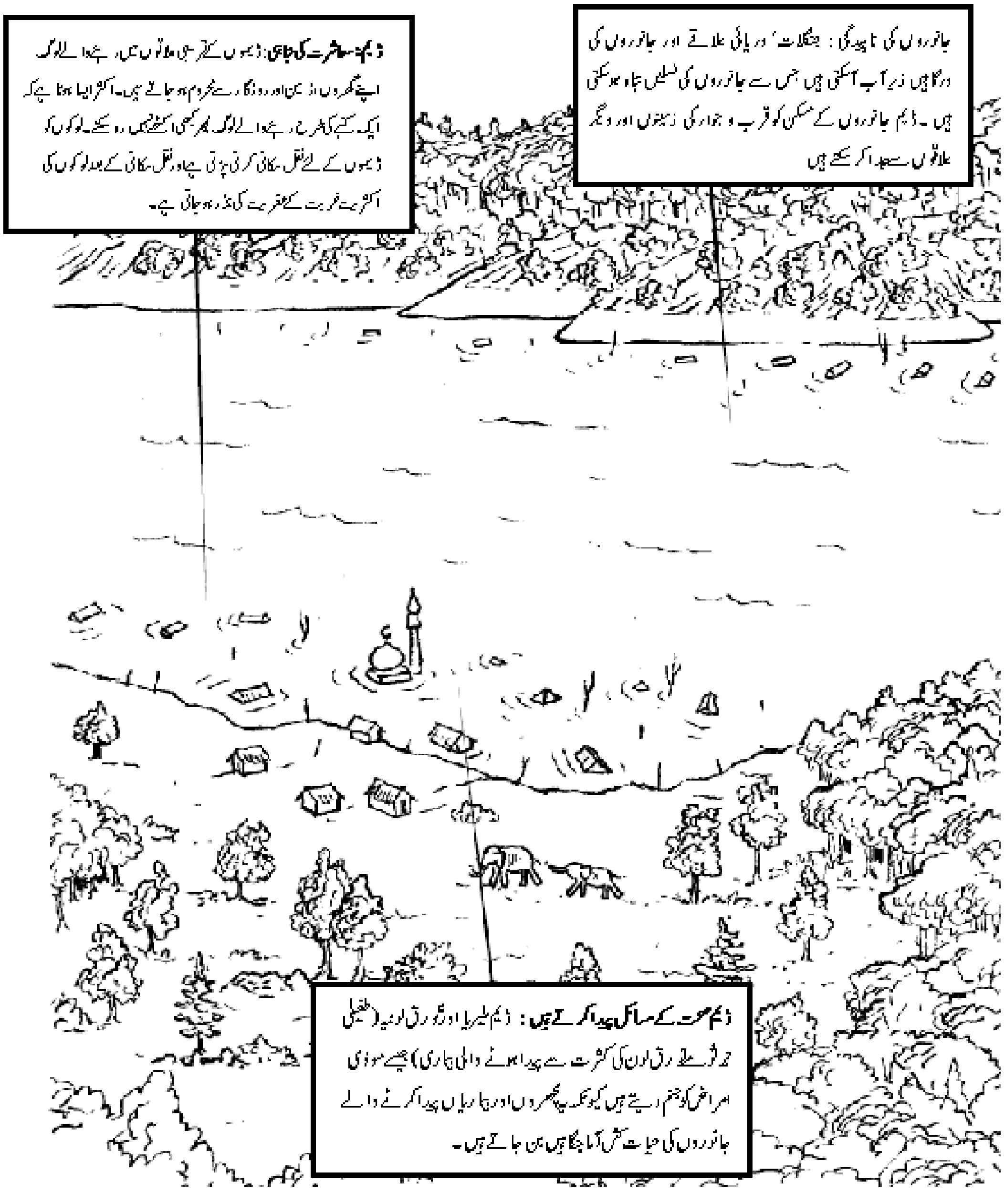
ڈیم معاشرت کی تباہی: ڈیموں کے زیر آب علاقوں میں رہنے والے لوگ اپنے گھروں، زمین اور روزگار سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک کنبے کی طرح رہنے والے لوگ پھر کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ لوگوں کو ڈیموں کے لئے نقل مکانی کرنی پڑتی ہے اور نقل مکانی کے بعد لوگوں کی اکثریت غربت کے عفریت کی نذر ہو جاتی ہے۔
جانوروں کی ناپیدگی: جنگلات، دریائی علاقے اور جانوروں کی درگاہیں زیر آب آسکتی ہیں جس سے جانوروں کی نسلیں تباہ ہو سکتی ہیں۔ ڈیم جانوروں کے مسکن کو قرب و جوار کی زمینوں اور دیگر علاقوں سے جدا کر سکتے ہیں
ڈیم صحت کے مسائل پیدا کرتے ہیں: ڈیم ملیریا اور ڈرق لونیا (طفیلی کیڑے رق لون کی کثرت سے پیدا ہونے والی بیماری) جیسے موذی امراض کو جنم دیتے ہیں کیونکہ یہ مچھروں اور بیماریاں پیدا کرنے والے جانوروں کی حیات کش آماجگاہیں بن جاتے ہیں۔

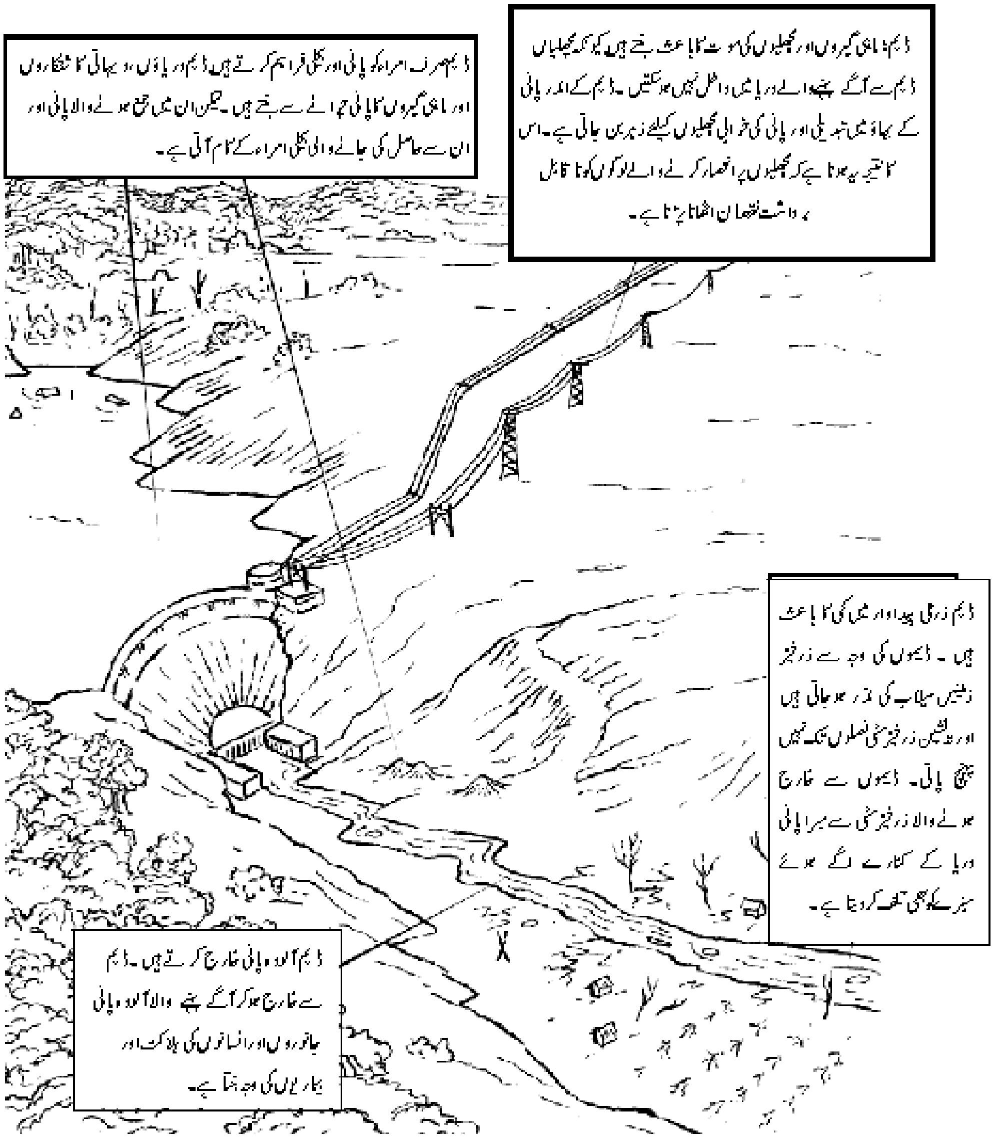
ڈیم صرف امراء کو پانی اور بجلی فراہم کرتے ہیں۔ ڈیم دریاؤں پر دیہاتی کاشتکاروں
اور ماہی گیروں کا پانی چرانے سے بنتے ہیں۔ لیکن ان میں جمع ہونے والا پانی اور
ان سے حاصل کی جانے والی بجلی امراء کے کام آتی ہے۔
ڈیم ماہی گیروں اور مچھلیوں کی موت کا باعث بنتے ہیں کیونکہ مچھلیاں
ڈیم سے آگے بہنے والے دریا میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ ڈیم کے اندر پانی
کے بہاؤ میں تبدیلی اور پانی کی خرابی مچھلیوں کیلئے زہر بن جاتی ہے۔ اس
کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مچھلیوں پر انحصار کرنے والے لوگوں کو ناقابل
برداشت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔
ڈیم زرعی پیداوار میں کمی کا باعث
ہیں۔ ڈیموں کی وجہ سے زرخیز
زمینیں سیلاب کی نذر ہو جاتی ہیں
اور اکثر زرخیز مٹی فصلوں تک نہیں
پہنچ پاتی۔ ڈیموں سے خارج
ہونے والا زرخیز مٹی سے بھرا پانی
دریا کے کنارے لگے ہوئے
سبزے کو بھی تلف کر دیتا ہے۔
ڈیم آلودہ پانی خارج کرتے ہیں۔ ڈیم
سے خارج ہو کر آگے بہنے والا آلودہ پانی
جانوروں اور انسانوں کی ہلاکت اور
بیماریوں کی وجہ بنتا ہے۔

نقل مکانی؛ تلخ حقائق

ڈیموں کی تعمیر کے سلسلے میں سب سے بڑا مسئلہ جبری نقل مکانی ہے۔ مجوزہ ڈیموں کے قریبی علاقوں میں رہنے والے لوگ ان علاقوں میں فصلیں اگاتے ہیں، مچھلیاں پکڑتے ہیں اور جانور پالتے ہیں۔ ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی گذشتہ کئی نسلیں انہی علاقوں کی مقیم ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود حکومتیں اور ڈیم تعمیر کرنے والے ان لوگوں کو نقل مکانی پر مجبور کر دیتے ہیں اور وہ بستیاں جہاں کبھی انسان آباد تھے ویران ہو جاتی ہیں۔

40-80 ملین لوگ دنیا میں بڑے ڈیموں کی وجہ سے نقل مکانی کر چکے

جبری نقل مکانی بہت سے لوگوں کو غریب تر کر دیتی ہے۔ ان کے پاس کھانے اور رہنے کے لئے کچھ نہیں بچتا۔ ماہی گیری اور جانور پالنے کے روایتی ذرائع روزگار ان سے چھن جاتے ہیں اور وہ فاقوں پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ دیہی آبادیوں کو شہر کا رخ کرنا پڑتا ہے جہاں وہ اس بات پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ وہ کوئی نیا پیشہ اپنائیں۔ شہروں میں ان کا سامنا منشیات اور جرائم جیسے نئے مسائل سے ہوتا ہے۔

جبری نقل مکانی ثقافت اور معاشرت کی موت ہے۔ جبری نقل مکانی کے نتیجے میں گاؤں ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں اور خاندان بکھر جاتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ قدیم ثقافتی گروہ یا اقلیتوں کو جبری نقل مکانی پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے ثقافتی مقامات اور آباؤ اجداد کے قبرستان ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔

نیا سوں، جسے لاؤس ڈیم کی تعمیر کے اہتمام میں جبری نقل مکانی پر مجبور کیا گیا، کا کہنا ہے:

'' کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر انہیں ان کا آبائی گاؤں چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تو وہ زندگی یا صحت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ زمین ان کی اپنی تھی اور وہ زمین نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ زمین چھوڑنا ایسے ہی ہے جیسا کہ کسی دوسرے ملک میں منتقل ہونا۔۔۔ ہمارا احساس تحفظ۔۔۔ احساس ملکیت اور اپنائیت کا احساس۔۔۔ سب تباہ ہو گیا ہے''۔

ڈیموں کی خاطر نقل مکانی پر مجبور کر دیے جانے والے اکثر لوگ جذباتی اور جسمانی کھچاؤ کے مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جو منشیات کے استعمال، ڈپریشن، گھریلو تشدد، بیماری اور حتیٰ کہ خودکشی کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

بعض لوگ جبری نقل مکانی کے نتیجے میں ایسے علاقوں میں آباد ہونے پر مجبور ہو جاتے ہیں جہاں زمین قابل کاشت یا زرخیز نہیں ہوتی۔

ازسرنو آبادکاری کے مسائل

ڈیموں کی تعمیر کے سلسلے میں جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والے لوگوں کو بعض اوقات نئے گھر دیے جاتے ہیں۔ اس عمل کو ازسرنو آبادکاری کا نام دیا جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں لوگوں کو پہلے سے موجود گاؤں میں آباد کیا جاتا ہے۔ یا پھر ڈیم کی تعمیر کے لئے بنائے گئے خصوصی گاؤں میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

ڈیم تعمیر کرنے والوں کا اکثر یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ نئے علاقوں میں نقل مکانی سے لوگوں کے معیار زندگی میں مثبت تبدیلی آتی ہے۔ ان لوگوں کا دعویٰ ہوتا ہے کہ جبری طور پر نقل مکانی پر مجبور کر دیے جانے والے لوگ ایسے گھروں میں رہیں گے جہاں بجلی اور پانی جیسی بنیادی سہولتیں موجود ہونگی۔ تاہم اکثر یہ وعدے توڑ دیے جاتے ہیں۔ لوگوں کو فراہم کئے جانے والے گھر عموماً خراب اور بہت تنگ ہوتے ہیں اور لوگ بجلی اور پانی کے بل ادا نہیں کر سکتے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ زراعت سے وابستہ لوگوں کو زرخیز زمینوں کے بدلے میں بنجر زمینیں دے دی جاتی ہیں۔

جبری نقل مکانی کی آفت کا شکار ہونے والے لوگ اپنے روایتی پیشوں، مثال کے طور پر ماہی گیری، مویشی پروری اور زراعت کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ بعض اوقات ڈیم تعمیر کرنے والے انہیں نیا ذریعہ روزگار تلاش کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ تاہم ان کے مشورے، بہت حد تک، ان لوگوں کے لئے ناقابل عمل ہوتے ہیں اور لوگ زیادہ سے زیادہ مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

کتنے لوگوں کو زرِتلافی ادا کیا جاتا ہے؟

زرتلافی وہ رقم ہے جو لوگ اپنے نقصان کے بدلے میں ڈیم تعمیر کرنے والی حکومتوں سے وصول کرتے ہیں۔ جب لوگوں کے نقصان کی تلافی نقدی کی صورت میں کی جاتی ہے تو یہ رقم اس قدر کم ہوتی ہے کہ لوگوں کے نقصان کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔ اگر لوگ نقدی کے عادی نہیں ہوتے تو ان کے لئے رقم کو زیادہ عرصے تک استعمال کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو زرتلافی ادا نہیں کیا جاتا۔

خوراک اور نقدی کی عدم موجودگی کی وجہ سے اکثر اوقات لوگوں کو ماحولیاتی اعتبار سے غیر صحت مند علاقوں میں رہنا پڑتا ہے اور جگہ بہ جگہ مزدوری کا پیشہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔

حکومت لوگوں کو زرتلافی اس بنیاد پر نہیں دیتی کیونکہ لوگوں کے پاس زمین کے مالکانہ حقوق نہیں ہوتے۔ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد اشتراکی زراعت کے اصول کے تحت کاشتکاری کرتی ہے اور زمین اصل میں کسی اور کی ملکیت ہوتی ہے۔ تاہم اگر لوگوں کے نقصان کی تلافی کی بھی جاتی ہے تو یہ رقم اتنی کم ہوتی ہے کہ لوگوں کے نقصانات کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔

حکومت کے کارندوں نے ہمیں بتایا:

''اپنا چھوٹا سا گھر بڑے گھر (قوم) کے لئے خالی کر دو!''

یہ بات ژانگ کوئی لاؤ نے بتائی جسے چین میں ژیاؤلانگڈی ڈیم کی تعمیر کے لئے گھر خالی کرنا پڑا۔ ژانگ کوئی لاؤ نے مزید بتایا کہ حکومت نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ انہیں ہر مربع فٹ کے بدلے میں 15 سینٹ دیے جائیں گے۔ لیکن اس وقت تک اسے اور اس جیسے کئی لوگوں کو کچھ نہیں دیا گیا۔ اور ژیان ژون میں منتقل ہونے کے بعد آدھ ایکڑ زرخیز زمین کے بدلے ان کی اصل زمین کا نصف بنجر زمین عطا کی گئی ہے۔

بہاؤ کے رخ رہنے والی آبادیاں اور خطرات

ڈیموں کی وجہ سے بہاؤ کے رخ رہنے والی آبادیوں کو بھی خاصا نقصان پہنچا ہے۔ڈیموں کی وجہ سے ہونے والا سب سے بڑا نقصان ماہی گیروں اور کاشتکاروں کو اٹھانا پڑا ہے۔

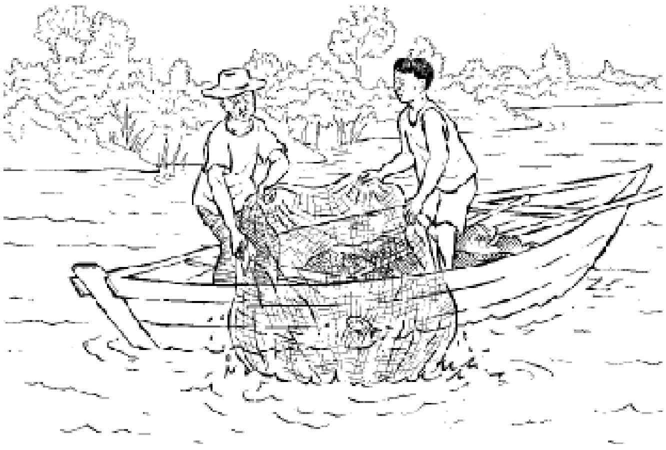

برازیل کے ٹکراٹی ڈیم کی وجہ سے پانی کے بہاؤ کی سمت رہنے والے ماہی گیروں کو 60 فیصد سے زیادہ مچھلی سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ کسی دور میں اس دریا میں سینکڑوں لوگ مچھلیاں پکڑا کرتے تھے جبکہ آج چند ایک لوگ ماہی گیری کے پیشے سے وابستہ ہیں۔

آبی حیات کا نقصان

ڈیم پانی کے بہاؤ پر اثر انداز ہوکر اور مچھلیوں کو خوراک کے ذخائر تک پہنچنے سے روک کر ان کی موت کا باعث بنتے ہیں۔ڈیموں کا یہ تخریبی عمل دونوں اطراف کی مچھلیاں ختم کرسکتا ہے۔ڈیموں کی وجہ سے دریا میں مچھلیوں کی تعداد بہت کم رہ جاتی ہے اور مچھلیوں کی کچھ اجناس اقسام ناپید ہوجاتی ہیں۔اس سے لوگوں کے لئے پروٹین اور آمدنی کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ ختم ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ ماہی گیروں کا روایتی ذریعہ آمدنی بھی ختم ہوکر رہ جاتا ہے۔

فصلوں کا نقصان

ڈیموں کی وجہ سے لوگوں کی فصلوں کا بھی نقصان ہوتا ہے۔بہاؤ میں تبدیلی کی وجہ سے دریاؤں کے کنارے ٹوٹنا شروع ہوجاتے ہیں اور دریاؤں کے کناروں پر موجود لوگوں کے باغات بھی پانی کے ریلوں کی نذر ہوجاتے ہیں۔دریا اپنے ساتھ زرخیز مٹی اور نامیاتی مادے لے کر آتے ہیں جس سے سیلاب کے بعد زمین کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ڈیموں کی وجہ سے یہ مفید اجزاء ڈیم میں پانی کی تہہ میں دفن ہوجاتے ہیں۔ان زرخیز اجزاء کے بغیر فصلوں کا معیار اور زمین کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور لوگوں کو زمین کو مصنوعی قوت عطا کرنے کے لئے کیمیائی کھادیں استعمال کرنی پڑتی ہیں۔غریب کسانوں کیلئے یہ کیمیائی کھادیں اس قدر مہنگی ہوتی ہیں کہ انہیں کاشتکاری کا پیشہ چھوڑنا پڑتا ہے۔

صاف پانی کا فقدان

ڈیم بہاؤ کے رخ پر پانی کو گدلا اور آلودہ کر سکتے ہیں۔اگر جانور اور انسان اس پانی کو استعمال کریں تو ان کے بیمار ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔انسانوں اور جانوروں کی بیماری کا خطرہ اس وقت بڑھ جاتا ہے جب پانی کی سطح کم ہوجاتی ہے۔اس پانی میں نہانے سے انسان اور جانور جلدی بیماریوں کا شکار ہوسکتے ہیں۔

پانی کا اچانک اخراج خطرناک ہوسکتا ہے

پاک مول ڈیم کی تعمیر کے بعد دریائے کی سان میں نہانے والوں کو جسم کی خارش اور زخموں کی شکایت رہنے لگی۔

ڈیم چلانے والے اکثر بہت زیادہ پانی خارج کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں اور اس طرح پانی کی سطح اچانک بلند ہوجاتی ہے۔دریاؤں کے ساتھ رہنے والے لوگوں کو اس فیصلے سے مطلع نہیں کیا جاتا اور ان کی کشتیاں، ماہی گیری کا سامان اور عارضی سکونت گاہیں پانی کے ریلوں کی نظر ہوجاتی ہیں۔بعض صورتوں میں کچھ لوگ بھی اس سیلابی ریلے میں ڈوب جاتے ہیں۔

مقامی لوگ لسیتھو میں غربت کے خاتمے کی جنگ لڑ رہے ہیں

لسیتھو میں کاٹسے ڈیم کی تعمیر سے قبل مقامی لوگ کامیاب کاشتکاری کر رہے تھے۔ یہ لوگ مٹر، آلو اور دیگر سبزیاں اگا رہے تھے۔ ان کے بڑے بڑے کھیت اس قدر پیداوار دے رہے تھے کہ یہ لوگ انہیں قریبی علاقوں میں بیچ کر منافع کما رہے تھے۔
ڈیم کی تعمیر اور ان لوگوں کی از سرِ نو آبادکاری کے عمل کے بعد یہ لوگ غریب سے غریب تر ہو رہے ہیں۔ بہتر آبادکاری اور زرتلافی کے وعدے توڑ دیے گئے ہیں۔ اس صورتحال میں، مایوسی، بھوک اور پریشانی کے عالم میں، کچھ لوگوں کی موت واقع ہو چکی ہے۔ کاٹسے ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے بےگھر ہونے والے ماسیپا فی کا کہنا ہے:

''نئے آبادکاروں کی زندگیاں دشوار ہیں۔ ہم ہر چیز کھا رہے ہیں ۔۔۔ حتیٰ کہ جنگلی سبزیاں۔ اپنے آبائی گاؤں میں ہمارے پاس پورا سال وافر خوراک رہتی تھی۔ یہاں ہمیں سارا سال فاقہ کرنا پڑتا ہے''۔

لسیتھو میں رہنے والے لوگ آج بھی زرتلافی کے وعدوں کے وفا ہونے کے انتظار میں ہیں۔ انہوں نے ڈیم تعمیر کرنے والوں کو کئی یادداشتیں پیش کی ہیں ۔۔ احتجاجی مظاہرے کئے ہیں اور اپنی شکایات اعلیٰ حکام تک پہنچائی ہیں۔ 2005 کے آخری دنوں میں ایک سرکاری اہلکار نے متاثرہ لوگوں کو وہ سب کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے جس کی لوگ توقع کر رہے تھے۔ دیکھتے ہیں کہ یہ نیا وعدہ کیسے پورا ہوتا ہے؟

اگر آپ یہ سنتے ہیں کہ آپ کے علاقے میں ڈیم تعمیر ہو رہا ہے؛ آپ پر لازم ہے کہ آپ متذکرہ بالا کہانیوں کو ذہن میں رکھیں۔ ذرا سوچیں کہ ڈیم کی تعمیر آپ کی زندگیوں کو کیسے بدل کر رکھ دے گی۔ اس بات پر غور کریں کہ ڈیم کی تعمیر آپ کے خاندان، روزگار، ثقافت اور معاشرت کو کیسے بدل کر رکھ دے گی۔

سوالات برائے گفتگو

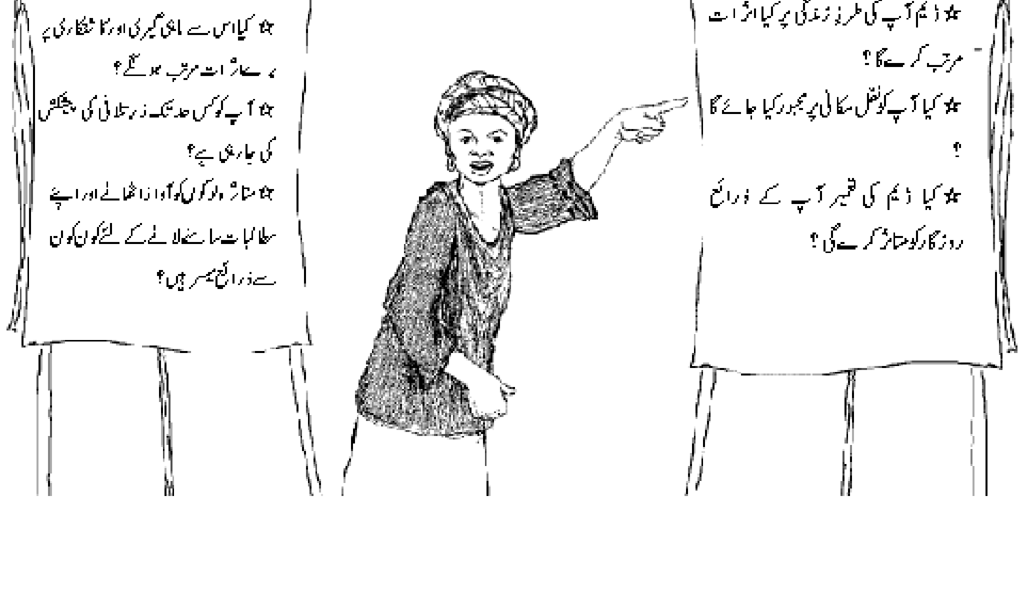

تیسرا باب

تباہ کن ڈیموں کے خلاف کام کرنے والی بین الاقوامی تحریک

دنیا بھر میں لاکھوں افراد تباہ کن ڈیموں کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ پاکستان کے ماہی گیر، تھائی لینڈ کے کاشتکار اور گوئٹے مالا کے قدیم باشندے ڈیموں کی تباہ کاریوں کا شکار ہیں اور ان کے خلاف مسلسل آواز بلند کر رہے ہیں۔ جاپان کی یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور یوگنڈا میں انسانی حقوق پر کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیمیں ڈیموں کے خلاف جنگ میں پیش پیش ہیں۔ یہ سب لوگوں کے روزگار اور قدرتی وسائل کے تحفظ کیلئے سرگرم عمل ہیں اور یہ کہ لوگوں کو اپنے فیصلے خود کرنے کا حق دیا جائے۔

تاہم یہ سرگرمیاں اس وقت تک موثر نہیں ہوسکتیں جب تک متاثر ہونے والے لوگ مل جل کر آواز نہیں اٹھاتے اور سراپائے احتجاج نہیں بن جاتے۔ اس وقت لاطینی امریکہ، جنوب مشرقی ایشیا، جنوبی ایشیا، یورپ اور افریقہ کے لوگ ڈیموں کی تباہ کاریوں کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ ڈیموں کے خلاف کام کرنے والے دنیا بھر کے اداروں میں ڈیموں سے متاثرہ لوگ، محققین اور دیگر افراد شامل ہیں۔ لوگوں کی یہ تنظیمیں آپس میں معلومات کا تبادلہ کرتی ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ڈیموں کے خلاف سرگرمیاں تشکیل دیتی ہیں اور لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہر دم تیار رہتی ہیں۔

ڈیم فائٹرز نے اس وقت تک دو بین الاقوامی میٹنگز کا اہتمام کیا ہے۔ ان میٹنگز کا مقصد مشترکہ متفقہ لائحہ عمل سامنے لانے کے علاوہ تباہ کن ڈیموں کے اثرات سے دنیا بھر کو متعارف کروانا بھی تھا۔ 1997 میں ہونے والی پہلی میٹنگ میں 20 ممالک سے آنے والے افراد نے شرکت کی۔ دوسری میٹنگ 2003 میں تھائی لینڈ میں منعقد ہوئی جس میں 61 ممالک سے آئے ہوئے 300 افراد شریک ہوئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ڈیموں سے لڑنے والی یہ تحریک دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی ہے۔

ڈیم فائٹرز کی کامیابیاں

☆ ڈیموں کی تعمیر میں واقع ہونے والی کمی

بین الاقوامی تحریکوں کی بدولت دنیا بھر میں بڑے ڈیموں کی تعمیر کے کام میں واضح کمی آئی ہے۔ آج ماضی کے برعکس بہت کم ڈیم زیر تعمیر ہیں۔ ڈیموں کی شدید ترین مخالفت کو دیکھتے ہوئے بہت سی حکومتوں نے ڈیموں کی تعمیر کے منصوبے روک دیے ہیں۔

☆ کچھ ڈیم مسمار کر دیے گئے ہیں

آج، یورپ اور امریکہ میں، وہ ڈیم جنہیں کئی سال پہلے تعمیر ہو جانا چاہیے تھا موجود نہیں ہیں۔ یہاں کی حکومتوں نے ان کی تعمیر کا فیصلہ ملتوی کر دیا ہے یا پھر بنے ہوئے ڈیموں کو مسمار کر دیا ہے۔ دریا ایک بار پھر زندہ ہو گئے ہیں۔ حال ہی میں فرانس میں تعمیر کیے جانے والے دو ڈیموں کی تعمیر روک دی گئی ہے۔ ان ڈیموں کی موت دریاؤں کی حیات ثابت ہوئی ہے۔ آج ان دریاؤں پر ہم سالمن مچھلی کو خوشی سے اچھل کود میں مصروف دیکھ سکتے ہیں۔

☆ متاثرہ لوگوں کے حقوق تسلیم کر لیے گئے ہیں

بہت سے لوگوں نے ڈیموں کے خلاف اپنے حقوق کی کامیاب جنگ لڑی ہے۔ اور کچھ لوگوں کیلئے موزوں زرِ تلافی حاصل کیا ہے۔ اور کچھ لوگوں نے فیصلہ سازی کے عمل میں اپنی مستقل جگہ پائی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے لوگوں کو صاف پانی اور بجلی فراہم کی گئی ہے۔

متاثرہ افراد کے احتجاج اور اکھ کی وجہ سے ڈیموں کی تعمیر کے لئے بین الاقوامی اصول وضوابط تشکیل دیے جا رہے ہیں۔ ان قواعد وضوابط کو تشکیل دینے کا سہرا بین الاقوامی کمیشن برائے ڈیمز (WCD) کے سر ہے۔

کمیشن کے قواعد وضوابط کے مطابق متاثر ہونے والے لوگوں سے مشاورت کے بغیر کوئی ڈیم تعمیر نہیں کیا جا سکتا۔ ڈیم تعمیر کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ متاثرہ لوگوں کو زرِ تلافی دینے کے لئے ایک معاہدے پر دستخط کرے۔ اگر ان معاہدوں پر عمل نہ کیا جائے تو متاثرہ لوگوں کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ ڈیم تعمیر کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔ بہت سی حکومتوں نے ابھی تک ان قواعد وضوابط کو اختیار نہیں کیا تاہم ڈیموں کے خلاف جدوجہد کرنے والوں نے ان قواعد وضوابط کو اپنی جدوجہد کے دوران رہنما اصولوں کا درجہ دے رکھا ہے۔

☆ ڈیموں کے لئے مختص کردہ رقوم میں کمی

ڈیم تعمیر کرنا ایک مہنگا شغل ہے۔ لاطینی امریکہ، افریقہ اور ایشیا کی حکومتوں کو ڈیم تعمیر کرنے کے لئے بھاری قرضے لینے پڑتے ہیں۔ عام طور پر یہ رقم عوامی ترقیاتی بینک سے لی جاتی ہے۔ بیس سال قبل یہ ادارہ ڈیم تعمیر کرنے والے اداروں کو بھاری رقم ادا کرتا تھا۔ آج ڈیموں کی شدید ترین مخالفت کی بدولت بینک ڈیم تعمیر کرنیوالوں کو بھاری رقوم فراہم نہیں کرتا۔ اس لئے آج ڈیم تعمیر کرنا کسی حکومت کے لئے کوئی آسان کام نہیں رہا۔

☆راسی سالائی ڈیم کا منصوبہ اور لوگوں کی فتح

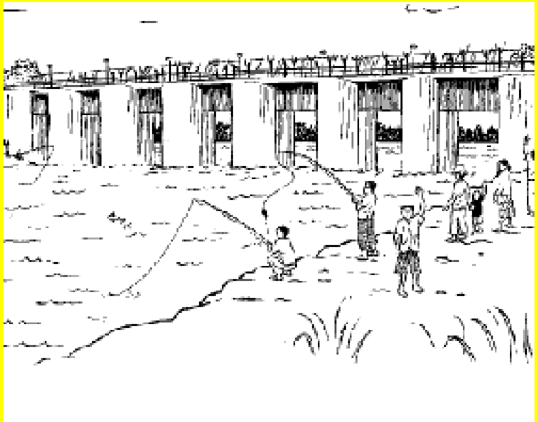

2000 میں، تھائی لینڈ میں راسی سالائی ڈیم کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھول دیے گئے ۔ یہ اس ڈیم سے متاثر ہونیوالے لوگوں کی ایک بہت بڑی فتح تھی ۔ اس ڈیم میں آنیوالے سیلاب نے 15,000 سے زائد لوگوں کو متاثر کیا تھا ۔ اس نے مچھلیوں کی گذرگاہوں کو ختم کردیا تھا اور اس کی وجہ سے جنگلات زیرآب آ گئے تھے ۔متاثرہ لوگوں نے فیصلہ کیا کہ وہ ڈیم کے خلاف لڑیں گے ۔ انہوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ڈیم کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھول دیے جائیں تا کہ ان کے دریا اور ذرائع روزگار محفوظ رہ سکیں۔

انہوں نے اسی علاقے میں احتجاج کے لئے ایک گاؤں کو مخصوص کیا اور کچھ لوگوں نے ڈیم کی جگہ کو اپنے قبضے میں لے لیا۔انہوں نے یہ بھرپور مطالبہ کیا کہ وہ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹیں گے جب تک ڈیم کے دروازے کھول کر دریا کو آزاد نہیں کردیا جائے گا۔اس دوران ایک ایسا وقت بھی آیا جب احتجاج کرنے والے بری طرح پانی میں گھر چکے تھے اور پانی بتدریج چڑھ رہا تھا۔تاہم انہوں نے سات سال تک احتجاج جاری رکھا۔

آخر کار گاؤں کے متاثرہ لوگوں کو فتح نصیب ہوئی۔تھائی حکومت ڈیم کے دروازے کھولنے کیلئے تیار ہوگئی۔اس وقت سے دریا ئے مُن ایک مرتبہ پھر زندگی سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔اور لوگ ایک بار پھر فصلیں کاشت کر رہے ہیں اور ماہی گیری کے پیشے سے رزق کما رہے ہیں۔ڈیم کے بند ہونے سے لوگوں کو نئی زندگی ملی ہے۔

پیا کانگم گاؤں کے لوگوں کے لئے قائد کی حیثیت رکھتی ہیں۔انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ انہوں نے ڈیم کے خلاف جنگ کیوں لڑی:
''ماحول کا تحفظ ہی آنے والی نسلوں کا تحفظ ہے۔آنے والی نسلوں سے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں کیا جا سکتا۔اور یہی کچھ میں نے کیا ہے اور کرتی رہوں گی''۔

☆مزید ڈیموں کا خطرہ

بلاشبہ مندرجہ بالا کامیابیاں بہت بڑی کامیابیاں ہیں ۔لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔دنیا بھر میں بہت سی حکومتیں آج بھی ڈیم تعمیر کرنے کے لئے سنجیدہ نظر آتی ہیں ۔اس کے باوجود کہ یہ حکومتیں جانتی ہیں کہ یہ ڈیم تباہ کن ہیں۔آج بھی لوگ تباہ کن ڈیموں کے لئے گھر، روزگار اور اپنے آباؤ اجداد کے مقابر اور اپنی ثقافتوں کے نشان چھوڑنے پر مجبور ہیں ۔بہت سی غیر جمہوری، طاقتور حکومتیں ۔ مالی معاونت کرنے والے دیو قامت ادارے اور تعمیراتی کمپنیاں ڈیم تعمیر کرنے کے جنون میں مبتلا ہیں ۔اس صورت حال میں:

- ڈیموں کے خلاف مزاحمت تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔
- ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیے اور مل جل کر، متاثرہ لوگوں کے لئے آواز بلند کرتے ہوئے، ماحول کو بچانے کے لئے جدو جہد کے لئے ہر دم تیار رہنا چاہیے۔

جب بہت سے لوگ مل کر ڈیموں کے خلاف آواز اٹھائیں گے؛ حکومتوں اور کمپنیوں کے لئے ڈیموں کی تعمیر مشکل ہو جائے گی۔

باب 4
ڈیموں کے خلاف جنگ کی حکمتِ عملی

اپنے حقوق کی خاطر ڈیموں کے خلاف لڑنے کے لئے آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں پہلا کام معلومات اکٹھی کرنے کا ہے۔ سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ ڈیم کس قسم کے اثرات مرتب کرے گا اور اس کے ماحول اور معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہونگے۔ اس کے بعد آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ آپ کیا کر سکتے ہیں اور آپ کی توقعات کس طرح مجازی حقیقت کا روپ دھار سکتی ہیں۔ اس کے بعد عمل کا وقت آتا ہے۔ اور اسی مرحلے کو ہم مہم کا نام دیتے ہیں۔

مہم کا جتنی جلدی ممکن ہو سکے آغاز کر دینا چاہیے۔ مہم کے دوران سب سے اہم کام معلومات کا حاصل کرنا اور پھیلانا ہے۔ اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرنا اور ملکی، علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں اور تحریکوں کو اپنے ساتھ شامل کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔

بعض ممالک میں ڈیموں کے خلاف آواز اٹھانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات حکومتوں اور ان کے ڈیم تعمیر کرنے کے منصوبوں کو للکارنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ لہٰذا مہم کا آغاز کرنے سے قبل اس قسم کے خطرات سے آگاہ ہونا اور ان خطرات کو سامنے رکھتے ہوئے مہم کا آغاز کرنا نہایت ضروری ہے۔

اس رہنما کتابچے کا یہ باب آپ کو بتائے گا کہ آپ ڈیموں کے خلاف مہم کس طرح چلائیں۔ اس باب میں آپ ڈیم کے تعمیراتی مراحل کے دوران کے لائحہ عمل کو جان پائیں گے۔ آخر میں ہم ڈیم کی تعمیر کے تین مراحل کا ذکر کریں گے اور آپ کو ان اقدام سے آگاہ کریں گے جو ان تین مراحل کے دوران ضروری ہیں۔

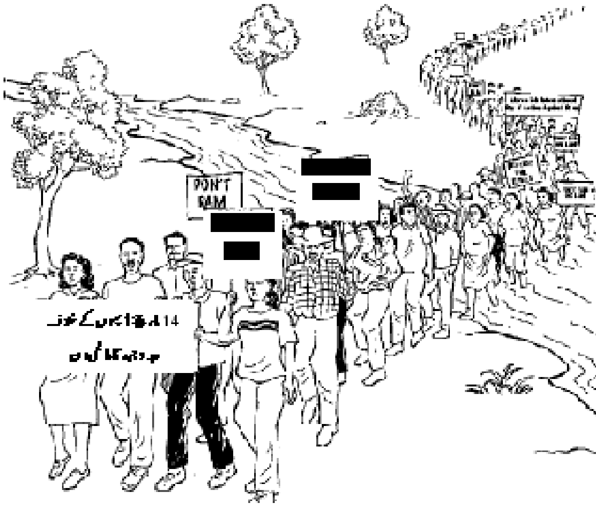

ضروری نوٹ: 14 مارچ کا دن دریاؤں کے حق میں اور ڈیموں کے خلاف منایا جانے والا دن ہے۔ یہ دن پانی اور حیات کے باہمی رشتوں پر از سرِ نو غور و خوض کرنے کی بھی دعوت دیتا ہے۔ اس دن ہر سال دنیا بھر کے لوگ تباہ کن ڈیموں کے خلاف آواز سے آواز ملاتے ہیں۔ اس دن یہ لوگ اپنی فتوحات کا جشن مناتے ہیں اور لوگوں کو ڈیموں جیسے ماحولیاتی خطرات سے آگاہ کرتے ہیں۔ 14 مارچ کے دن ڈیموں کے خلاف آواز بلند کر کے آپ اپنی اور دنیا بھر کے دیگر لوگوں کی جدوجہد کو منظرِ عام پر لا سکتے ہیں بہت سے سمجھدار لوگوں کو اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں۔

مہم کی منصوبہ بندی

معلومات کا حصول

یہ جاننا اشد ضروری ہے کہ ڈیم آپ کی زندگیوں اور ماحول پر کس طرح اثر انداز ہو سکتے ہیں ۔ یہ جاننے کے لئے آپ اپنے علاقے میں فیلڈ سروے کریں ۔ یعنی ہر قسم کے لوگوں سے ملیں اور ان سے پوچھیں کہ ڈیم ان پر کیا اثرات مرتب کر سکتا ہے ۔ غیر سرکاری تنظیمیں، یونیورسٹیوں کے محقق حضرات اور دیگر لوگ بھی اس سلسلے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں ۔ ذیل میں درج کئے گئے کچھ سوالات اس سلسلے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں:

- ☆ کون سے گاؤں اور کونسی زمینیں ڈیم سے متاثر ہونگی؟
- ☆ کتنے لوگوں کو اپنے گھر چھوڑنے پڑیں گے؟
- ☆ کتنے لوگ زرعی اراضی، ماہی گیری کے مواقع اور کاشتکاری سے محروم ہو جائیں گے؟
- ☆ زمین، فصلوں، گھروں، مچھلی کی پیداوار کا کس قدر نقصان متوقع ہے؟
- ☆ زرِ تلافی اور لوگوں کو از سرِ نو آباد کرنے کے وعدوں کی صورت میں کیا پیش کش کی جا رہی ہے؟
- ☆ ڈیم کون تعمیر کر رہا ہے؟ حکومت، غیر سرکاری کمپنی یا دونوں؟
- ☆ ڈیم کی رقم کون فراہم کر رہا ہے؟

آپ کے کیا مقاصد ہیں؟

ڈیم کے خلاف مہم کا آغاز کرنے کا دوسرا اقدام یہ ہے کہ آپ اپنے مقاصد اور لائحہ عمل کو واضح کریں ۔ آپ کا لائحہ عمل اس قدر مربوط ہو کہ یہ آپ کی منزل (مقصد) تک پہنچنے کا راستہ نظر آئے ۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل سوالات پر غور کرنا اشد ضروری ہے:

- آپ کیا حاصل کرنے کے لئے مہم چلانے والے ہیں؟
- کیا آپ ڈیم کی تعمیر روکنا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ تلافی کیلئے مختص کردہ رقم یا پیشکش شدہ دیگر مراعات میں اضافہ چاہتے ہیں؟
- کیا آپ فیصلہ سازی کے عمل میں شراکت چاہتے ہیں کیونکہ ڈیم آپ اور آپ کے معاشرے کا دشمن نظر آرہا ہے لیکن آپ سے پوچھے بغیر تعمیر کیا جا رہا ہے؟

مقاصد متعین کرنے سے قبل اس بات کا یقین کرلیں کہ آپ کے ساتھ مہم میں شریک لوگوں کا مقصد کم و بیش ایک ہے ۔ صرف اسی طرح آپ کے مقاصد آپ کے مطالبات بن سکتے ہیں ۔ مثال کے طور پر "فلاں ڈیم کی تعمیر بند کریں!"، "ہمیں زرِ تلافی کے طور پر زیادہ رقم اور مراعات چاہئیں!" وغیرہ ۔۔۔

آپ کے اتحادی اور مخالف کون ہیں؟

مہم کا لائحہ عمل مرتب کرتے وقت اس بات کو مدِ نظر رکھنا نہایت ضروری ہے کہ الحاق اور اتحاد کا قائم رہنا نہایت اہم ہے ۔ ان لوگوں کے بارے میں سوچیں جو اس کام میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں ۔ آپ کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ اپنے حق میں کتنے لوگوں کو متحرک کر سکتے ہیں ۔ آپ اپنے معاشرے، عوام اور عوامی تنظیموں اور اداروں کی کس حد تک مدد لے سکتے ہیں ۔

سوچیں کہ اس مہم کے دوران کون آپ کی مخالفت کر سکتا ہے ۔ آپ کے مخالفین کن بنیادوں پر مضبوط ہیں اور ان کی کمزوریاں کون کون سی ہیں؟ آپ کے مخالفین آپ کے خلاف کیا کچھ کر سکتے ہیں؟ آپ کے مخالفین میں دیگر علاقوں کے لوگ، سرکاری اہلکار، ڈیم تعمیر کرنے والے ادارے اور ان کی مالی معاونت کرنے والے بین الاقوامی ادارے بھی ہو سکتے ہیں ۔

اہداف کا تعین

سوچیں کون آپ کو وہ کچھ دے سکتا ہے جس کی آپ کو ضرورت ہے؟ ڈیم کے بارے میں فیصلے کون کر رہا ہے؟ کیا یہ فیصلے کرنے والے سرکاری اہلکار ہیں؟ یہ فیصلہ کرنے والے وہ لوگ بھی ہوسکتے ہیں جو اسمبلیوں میں آپ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ یہ ڈیم تعمیر کرنے والی کمپنی بھی ہوسکتی ہے جس نے حکومت کو سنہرے خواب دکھا کر ڈیم تعمیر کرنے پر اکسایا ہے۔ یہ کوئی ترقیاتی بینک ہوسکتا ہے۔۔یہی آپ کے اہداف ہیں۔سوچیں ان میں سے کس کو آسانی سے قائل کیا جاسکتا ہے؟ اگر آپکی حکومت کھلم کھلا ڈیم کی حمایت نہیں کر رہی تو ڈیم کی تعمیر کو روکنا نسبتاً آسان ہے کیونکہ اس صورت میں ڈیم تعمیر کرنیوالی کمپنی اور مالی معاونت کرنے والے اداروں کو آسانی سے روکا جاسکتا ہے!

آپ اپنے مخالفین کو کس طرح رام کرسکتے ہیں؟

آپ کس طرح اپنے مخالفین کو ان کا فیصلہ بدلنے پر قائل کرسکتے ہیں؟ کیا پر امن احتجاج سے کام چل جائے گا؟ کیا میڈیا رپورٹس ان کے فیصلے کو بدل سکتی ہیں؟ کیا مجلس قانون ساز میں بات کرنا موثر ہوسکتا ہے؟

عام طور پر میدان میں کام کرنا زیادہ موثر ہوسکتا ہے؟ ہر کام کے لئے موذوں ترین وقت کا تعین کریں۔اس بات کا یقین کرلیں کہ ہر ایک جانتا ہے کہ اس پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔یہی آپ کی مہم کا لائحہ عمل ہے!

مہم کے لئے مالی وسائل کا انتظام

ہر مہم کے لئے مالی وسائل کی فراہمی ضروری ہے۔احتجاجی مظاہرے ہوں یا برقی مراسلوں تک رسائی، ٹیلی فون ہو یا مہم کے لئے اشاعتی سرگرمیاں ان سب کے لئے مالی وسائل بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔بہت سے گروپ اپنے اتحادیوں پر انحصار کرتے ہوئے مہم چلاتے ہیں۔اس کے علاوہ مختلف فاونڈیشنز، مالی معاونت کرنے والے ادارے اور آپ کے ملک میں موجود مخیر حضرات آپ کے کام آسکتے ہیں۔اگر آپ کو مہم چلانے کے لئے مالی وسائل کی ضرورت ہے تو ملک کی کسی بڑے غیر سرکاری ادارے سے رابطہ کریں۔ایسے ادارے مالی وسائل حاصل کرنے کے لئے آپ کی بھرپور مدد کرسکتے ہیں۔

نوٹ: سب لوگ مل کر مہم کے لائحہ عمل پر غور و خوض کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر شخص اسے سمجھتا ہے اور اس سے متفق ہے۔

ڈیموں کے خلاف جدوجہد کے اہم اصول

ڈیموں کے خلاف جدوجہد کے دوران ایک بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ کچھ اقدامات ڈیموں کی تعمیر کے ہر مرحلے پر موثر ہو سکتے ہیں۔ ذیل میں آپ کو کچھ ایسے ہی اقدامات سے آگاہ کیا جارہا ہے۔

تنظیم و تحریک

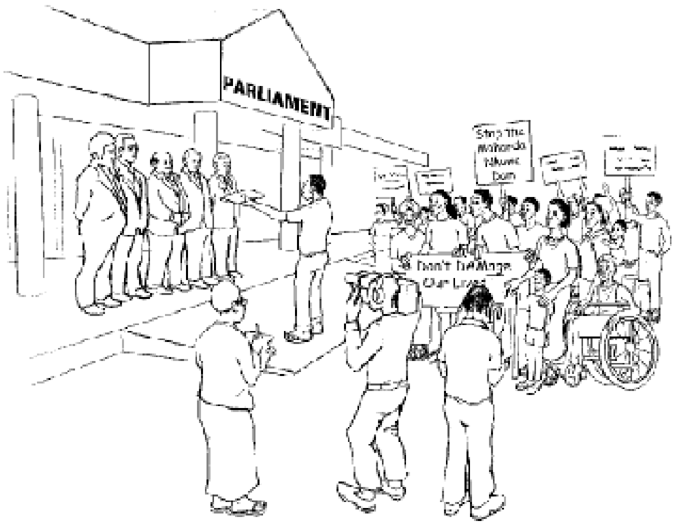

متاثرہ لوگوں کو منظم کر کے ان میں تحریک پیدا کرنا ایک بنیادی اور اہم اقدام ہے۔ اسے ہم آنے والی کامیابیوں کا پہلا زینہ کہہ سکتے ہیں۔ آپ کی مہم کی کامیابی کا انحصار زیادہ سے زیادہ لوگوں کے متحد ہونے پر ہے۔ حکومت اور ڈیم تعمیر کرنے والے ادارے اکثر متحد ہونے والے لوگوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ مہم کے آغاز میں ہی آپ لوگوں کو متحد کرلیں تاکہ ڈیم تعمیر کرنے والے کے لئے آپ کے اتحاد میں پھوٹ ڈالنا مشکل ہو جائے۔

لوگوں کو متحد کرنے کا ایک طریقہ تنظیم قائم کرنا ہے۔ آپ ہم خیال لوگوں کا نیٹ ورک قائم کرنے کے لئے دوسری تنظیموں سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ آپ کے ملک میں ڈیموں کے خلاف کام کرنے والا قومی نیٹ ورک کون سا ہے۔ ہر مرحلے پر معاملات باہمی افہام و تفہیم سے طے کریں اور ہر لائحہ عمل پر آپس میں اچھی طرح بات کرلیں۔ دوسری غیر سرکاری تنظیموں، تعلیمی اداروں محققین، قانون دانوں اور تکنیکی ماہرین کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنا ممد و معاون ثابت ہوگا۔

اپنی مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے اور اپنے مطالبات کو موثر انداز میں سامنے لانے کے لئے مارچ، احتجاجی مظاہروں، بائیکاٹ اور دھرنوں کا اہتمام کریں۔ یہ سرگرمیاں اس وقت نہایت موثر ثابت ہونگی جب ان سرگرمیوں کا ہدف وہ ادارے ہونگے جو ڈیم بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ قصبوں اور شہروں میں عوامی میٹنگز کا اہتمام کرنا بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

معلومات کا تبادلہ

پمفلٹ، پوسٹرز، رپورٹس اور دیگر اشاعتی مواد شائع کر کے ڈیموں کے مضر اثرات سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ معلومات افزا اشاعتی مواد کی تقسیم آپ کی مہم کو موثر اور طاقتور بنا سکتی ہے۔ یہ اشاعتی مواد متاثرہ لوگوں میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ عام لوگوں اور ملک بھر کے غیر سرکاری اداروں میں اس مواد کی تقسیم بھی ایک موثر اور نتیجہ خیز اقدام ہو سکتا ہے۔ اپنے مطالبات کو وسیع پیمانے پر زبان زد عام کرنے کا یہ ایک اہم ترین طریقہ ہے۔

ابلاغ عامہ کے اداروں سے روابط سازی

اپنے پیغام کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے لئے ریڈیو، اخبارات اور ٹیلی وژن جیسے ابلاغ عامہ کے اہم اداروں کا سہارا لیں۔ اس سے ڈیم تعمیر کرنے والے اداروں اور حکومت پر دباؤ ڈالا جاسکے گا کہ وہ آپ کے مطالبات پر غور کریں۔ ایسے صحافیوں کو مدعو کریں جو ایسے موضوعات پر لکھتے رہتے ہیں اور انہیں اپنے کہانی سے آگاہ کریں۔ اس کے علاوہ پریس کانفرنس کا انعقاد بھی مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ اپنی ہر سرگرمی میں ابلاغ عامہ کے متذکرہ بالا اداروں کے نمائندوں کو مدعو کرنا نہ بھولیں۔ صحافیوں کو اپنی جدوجہد کے ہر مرحلے سے آگاہ کرنا نہ بھولیں۔ غیر سرکاری اداروں سے رابطہ رکھیں اور ان سے اپنے مطالبات نئے اور موثر انداز میں پہنچانے کے طریقے سیکھیں۔

حکومت اور ڈیم کی تعمیر میں معاونت کرنے والوں سے ملاقات

فیصلہ ساز اداروں اور افراد سے رابطہ کریں اور انہیں اپنے مطالبات سے آگاہ کریں۔ مقامی اور قومی سطح کے سیاستدانوں اور حکومتی اہلکاروں کو اپنے مطالبات سے آگاہ کریں اور انہیں اپنے حق میں قائل کریں۔ خطوط نگاری کی مہم کا آغاز کریں اور ایوانوں میں موجود اپنے نمائندوں اور فیصلہ سازوں کو آگاہ کریں۔ اگر معطی (ڈونر) کوئی بین الاقوامی ترقیاتی بینک ہے تو بین الاقوامی غیر سرکاری اداروں کی مدد سے اس ادارے پر زور ڈالیں۔

قانونی اقدامات اٹھائیں

بعض اوقات ڈیم کی تعمیر روکنے یا موخر کرنے کے لئے قانونی اقدامات نہایت موثر ثابت ہوتے ہیں۔ اور اگر آپ زیادہ زر تلافی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس صورت میں بھی قانون کا سہارا لینا انتہائی ضروری ہے۔ کسی مشاق قانون دان کو تلاش کریں اور یہ دیکھیں کہ ڈیم تعمیر کرنے والے کسی قانون کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہے۔ کئی بڑی قانونی ادارے آپ کی اس عظیم تحریک کا بلا معاوضہ ساتھ دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

متبادل ذرائع سے آگاہ کریں

کسی ماہر کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کریں تا کہ وہ آپ کو ڈیم کے متبادل ذرائع سے آگاہ کرے (مزید معلومات کے لئے پانچواں باب ملاحظہ فرمائیں)

برازیل میں پلر ڈیم کے خلاف عوامی جدوجہد کی کہانی

1990 کی دہائی میں طاقتور غیر ملکی کمپنیاں دریائے پرانگا پر ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی تھیں۔ دریائے پرانگا برازیل کی ریاست پینا س میں بہہ رہا ہے۔ اس ڈیم کی وجہ سے 133 کاشتکار اور ماہی گیر خاندانوں کو گھر بار اور پیشہ چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا تھا۔ اس کے علاوہ دریا کے بہاؤ کے رخ پر موجود ہزاروں خاندانوں کا روزگار اور قدرتی ماحول خطرے میں تھا۔

مقامی لوگ، ایک غیر سرکاری ادارہ، اساتذہ اور محققین اور مقامی چرچ سے منسلک مذہبی شخصیات نے پلر ڈیم کے خلاف مہم چلانے کا فیصلہ کیا۔ ان سب نے مل کر اس بات کا اندازہ لگایا کہ ڈیم کی تعمیر سے ان کی زندگیوں میں کیا تبدیلی آئے گی۔ انہوں نے کمپنی کی طرف سے شائع کردہ مواد کا مطالعہ کیا اور انہیں اس میں کئی جھول نظر آئے۔ انہوں نے اپنی معلومات کو حکومتی اہلکاروں تک پہنچایا تو انہوں نے بھی ماحول پر ہونے والے اثرات پر تشویش کا اظہار کیا۔

اس کے بعد مقامی این۔جی۔او نے اس معلومات کو لوگوں تک پہنچانا شروع کر دیا۔ انہوں نے دیگر لوگوں کو بھی دعوت دی کہ وہ اس بات پر غور کریں اور ضابطہ تحریر میں لائیں کہ ڈیم کی تعمیر سے ان کو کیا نقصانات ہوں گے۔ ان کی زندگیوں پر کیا اثرات مرتب ہونگی اور کس قسم کے ناقابل تلافی نقصانات اٹھانا پڑیں گے۔

اس کے بعد اس ادارے نے حاصل کردہ معلومات لوگوں میں پھیلانا شروع کر دیں۔ بچوں نے دریائے پرانگا پر نظمیں گانا شروع کر دیں اور مقامی آبادی پلے کارڈز لے کر باہر آ گئی جس پر ''نکل جاؤ!'' جلی حروف سے لکھا ہوا تھا۔ مقامی قائدین نے ڈیم کی تعمیر کے خلاف دھواں دھار تقاریر کیں اور کمپنی کے اس اقدام کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ مقامی آبادی کے دباؤ، ماحولیات پر پڑنے والے اثرات اور کچھ حکومتی اہلکاروں کے دباؤ کے نتیجے میں کمپنی کو ڈیم بنانے کا ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔

کئی سال بعد ایک اور کمپنی نے یہاں ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا اور لوگ ایک بار پھر اس کمپنی کے خلاف سینہ سپر ہو گئے۔ انہوں نے اس جگہ کو قبضے میں لے لیا جہاں کمپنی ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ 43 دن بعد کمپنی کے تکنیکی ماہرین واپس چلے گئے۔ یہ لوگ آج بھی اس قسم کی صورت حال سے نمٹنے کے لئے تیار ہیں!

تھائی لینڈ کے دیہاتیوں کی تحقیق

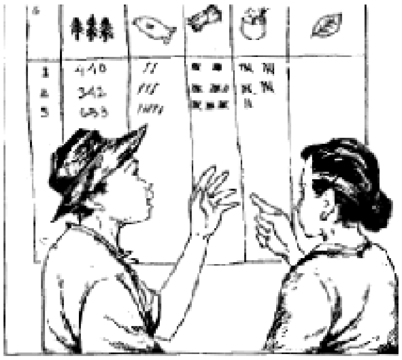

پچھلے چند سالوں کے دوران تھائی لینڈ اور برما کی سرحدوں پر موجود ایک گاؤں، جو دریائے سالوین کے کناروں پر آباد ہے، کے باسیوں نے دریا پر ڈیم تعمیر کرنے کے منصوبے کے خلاف بھرپور مزاحمت کی ہے۔ان مقامی لوگوں نے مل کر تحقیق کی ہے کہ دریا کو کس طرح استعمال کیا جارہا ہے۔

ڈھائی برس تک کیرن نسل کے ان لوگوں نے 50 دیہاتوں سے ماہی گیری، روایتی ماہی گیری کے طریقوں، جڑی بوٹیوں، سبزیوں اور قدرتی وسائل پر زیادہ سے زیادہ ریسرچ کی تاکہ یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ ڈیم سے کتنا زیادہ نقصان متوقع ہے۔غیر سرکاری ادارے کے اہلکاروں اور رضاکاروں نے ان کی تحقیق کو ترتیب دینے اور دستاویزی شکل دینے میں ان لوگوں کی بھرپور مدد کی۔تاہم مقامی لوگوں نے اس سلسلے میں کلیدی کردار ادا کیا۔گاؤں کے لوگوں نے مچھلی، جڑی بوٹیوں اور دیگر پودوں کی نشاندہی کی جو ڈیم کی بھینٹ چڑھنے والے تھے۔اس تحقیق سے گاؤں کے لوگ ڈیم تعمیر کرنے کے جنون میں مبتلا لوگوں تک یہ بات پہنچانا چاہتے تھے کہ ڈیم بنانے سے قدرتی توازن کس حد تک بگڑ سکتا ہے۔

تحقیق کرنے کا طریقہ۔

پہلا قدم: ہر اس شخص سے میٹنگ کریں جو آپ کی تحقیق میں شامل ہونا چاہتا ہے اور ذوق تحقیق سے مالا مال ہے۔اس سلسلے میں متاثرہ علاقوں سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مدعو کرنے کی کوشش کریں۔ان لوگوں سے ہر اس موضوع پر بات کریں جو دریا، آپ کی روزمرہ زندگیوں اور ماحول سے متعلق ہو۔

دوسرا قدم: تحقیق کرنے کے لئے لوگوں کی جماعت بندی کریں۔ہر جماعت میں ان لوگوں کو شامل کریں جو اس خاص پہلو میں دلچسپی رکھتے ہوں جس پر تحقیق کرنے کے لئے لگایا جارہا ہے۔مثال کے طور پر ماہی گیروں کے لئے مچھلی پر تحقیق کرنا اور کاشتکاروں کے لئے پودوں پر ریسرچ کرنا بہتر ہوگا۔

تیسرا قدم: یہ فیصلہ کریں کہ آپ تحقیق کا کونسا طریقہ اپنائیں گے:

ماہی گیری: دریا کو مختلف حصوں میں تقسیم کریں۔دریا کے ہر حصے پر تحقیق کرنے کے لئے لوگ مخصوص کریں۔ہر مرتبہ مچھلیاں پکڑنے پر مچھلیوں کی اقسام کا مطالعہ کریں۔اس کے بعد ایک میٹنگ کا اہتمام کریں تاکہ لوگ ان کے مقامی نام سے شناخت کرلیں۔اس کے بعد ان مچھلیوں کے مخصوص مقامات پر بات کریں اور ان کی نقل وحمل، حجم، وزن اور افزائش نسل پر بات کریں۔اگر آپ کے پاس کیمرا ہو تو مچھلی کی ہر قسم کی تصویر کھینچیں۔اس تصویر کو اس مقصد کے لئے مخصوص کی گئی نوٹ بک میں لگائیں اور اس مچھلی کے بارے میں تمام معلومات اس تصویر کے نیچے درج کردیں۔

دریائی باغات: دریا کو مختلف حصوں میں تقسیم کریں۔اور ہر حصے پر موجود باغ کی پیمائش کریں۔اس کے بعد نوٹ بک میں یہ درج کریں کہ ہر حصہ کس کی ملکیت ہے اور وہ اس باغ میں کیا کاشت کرتا ہے۔یہاں کون کون سی سبزیاں کاشت ہوتی ہیں اور کہاں فروخت ہوتی ہیں۔اگر یہ سبزیاں منڈی میں فروخت ہوتی ہیں تو اس بات کا درست اندازہ لگائیں کہ سبزی سے کون کتنا پیسہ کماتا ہے۔

چوتھا قدم: اپنی معلومات کا ریکارڈ رکھیں۔اور یہ طے کریں کہ حاصل کردہ معلومات کو کس طرح استعمال کرنا ہے۔

ڈیم کی تعمیر کے مختلف مراحل اور آپ کی ذمہ داریاں

اس رہنما کتابچے کا یہ حصہ ڈیم کی تعمیر کے تین مختلف مراحل کے دوران آپ کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرے گا۔اس حصہ میں آپ دیکھیں گے کہ ہر مرحلے پر آپ کی مہم اور آپ کے لائحہ عمل میں کیا تبدیلی آئے گی۔ڈیم کی تعمیر کے تین اہم مراحل مندرجہ ذیل ہیں:

1۔دور قبل از تعمیر 2۔تعمیر کا مرحلہ 3۔عملی مرحلہ

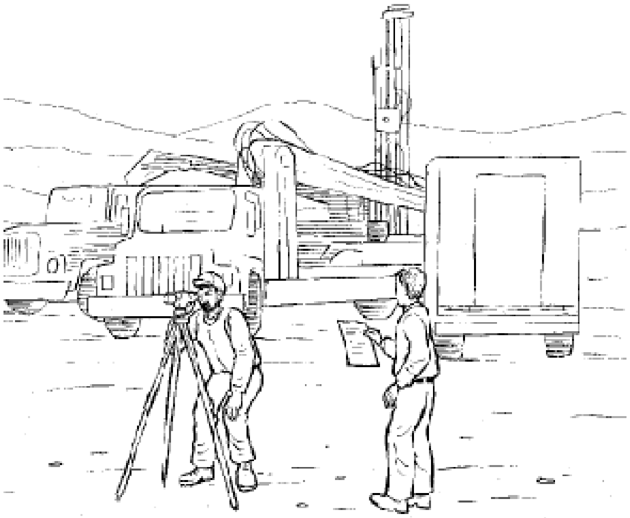

قبل از تعمیر

یہ منصوبے پر غور و خوض کا مرحلہ ہے اور یہ دو سال سے لے کر بیس سال تک کی طوالت کا حامل ہو سکتا ہے۔

اس مرحلے پر کیا ہوتا ہے؟

ڈیم کی تعمیر سے قبل ڈیم تعمیر کرنے والے بہت سی تحقیقی رپورٹس تیار کرتے ہیں اور یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ڈیم کی تعمیر کس حد تک ممکن ہے۔اس دوران وہ یہ بھی دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ڈیم کے اثرات کیا ہونگے۔ اس نوعیت کی تحقیق عام طور پر بیرونی ماہرین کرتے ہیں۔ یہ ماہرین عام طور پر مندرجہ ذیل سٹڈیز کرتے ہیں۔

1۔تحقیق قبل از تعمیر

اس سٹڈی کے دوران یہ دیکھا جاتا ہے کہ ڈیم بنا کر اسے کامیابی سے چلایا جا سکتا ہے یا نہیں۔بالفاظ دیگر اس دوران یہ دیکھا جاتا ہے کہ ڈیم بنانے کا امکان موجود ہے کہ نہیں۔اس دوران یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ موسم، ماحول، زمین اور جغرافیے پر ڈیم کیسے اثر انداز ہوگا۔اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ دریا میں کتنا پانی موجود ہے۔اور اس سے کس قدر بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔اسی دوران ڈیم کی تعمیری لاگت پر بھی غور و خوض کر کے حتمی شکل دی جاتی ہے۔

2۔امکانات اور ڈیزائن

اس مرحلے پر ڈیم کی تعمیر کے لئے ضروری معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں۔۔مثال کے طور پر موسم، جغرافیہ اور دریا میں پانی اور اس کی صورت حال وغیرہ۔اگر آپ اپنے علاقے میں کسی اجنبی کو پیمائش کرتا ہوا اور کھدائی کرتا ہوا دیکھیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ آدمی کسی کمپنی کا نمائندہ ہے جو ڈیم کی تعمیر کے امکانات کو جاننے کی رپورٹ کے لئے معلومات اکٹھی کر رہا ہے۔

3۔ماحولیاتی اثرات کی قدر پیمائی (EIA)

اس سٹڈی کے دوران ڈیم کے ماحولیاتی اثرات کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔اس دوران ڈیم کی وجہ سے ہونے والے ماحولیاتی نقصان کے ازالے کے طریقوں پر بھی غور کیا جاتا ہے۔اس دوران کمپنیوں کا عمومی خیال یہ ہوتا ہے کہ ڈیم سے ہونے والے ہر نقصان کا ازالہ ممکن ہے۔

4۔از سر نو آبادکاری/سماجی ترقیاتی منصوبہ

اس مرحلے پر متاثر ہونے والے لوگوں کی از سر نو آبادکاری کا انتظام کیا جاتا ہے۔اس مرحلے پر متاثر ہونے والے لوگوں کے نقصان کی تلافی کا سامان کیا جاتا ہے۔دریا کے بہاؤ کے رخ رہنے والے لوگ عام طور پر اس مرحلے سے خارج رکھے جاتے ہیں۔

ان سٹڈیز کے ہو جانے کے بعد ڈیم تعمیر کرنے والے حکومتوں اور بینکوں سے ملاقات کرنا شروع کرتے ہیں تا کہ ڈیم کی تعمیر کے لئے پیسہ اکٹھا کر سکیں۔

آپ اس مرحلے پر کیا کر سکتے ہیں؟

ڈیم کے منصوبے کو متاثر کرنے کے لئے یہ مرحلہ نہایت موزوں ہے۔ اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ ڈیم آپ کی معاشرت کو متاثر کرے گا تو آپ پر لازم ہے کہ آپ ڈیم کی تعمیر کو رکوانے کی کوشش کریں۔ سب سے پہلے آپ یہ جاننے کی کوشش کریں کہ مقامی قوانین کی نظر میں آپ کن حقوق کے حامل ہیں۔ اس بات کا مطالبہ کریں کہ حکومت عوامی عدالتیں لگائے تاکہ آپ اپنے مطالبات اور اعتراضات حکومت تک پہنچا سکیں۔ ڈیم کی تعمیر کو رکوانے کے لئے قانونی اقدامات اٹھانے کی کوشش کریں۔ ماہرین کے ساتھ کام کریں تاکہ بہتر متبادلات سامنے لائے جائیں اور بہتر زر تلافی کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے۔

اگر آپ ڈیم کی تعمیر رکوانے میں کامیاب ہو جائیں تو حکومت اسے کچھ عرصہ بعد بنانے کی ضرور کوشش کرے گی۔ اس لئے اپنی جدوجہد کو طول اور استحکام دینے کے لئے مضبوط اور دیرپا الحاق قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

1۔ڈیم کا گہرا مطالعہ اور تجزیہ

اس بات پر زور دیں کہ ڈیم کے حوالے سے تمام اعداد و شمار تک عوامی پہنچ کو یقینی بنایا جائے۔ اگر آپ ان دستاویزات کی نقل حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ماہرین کی مدد سے ان کا تجزیہ کریں اور ان تجزیات کو وسیع پیمانے پر شائع کر کے تقسیم کریں۔ ماہرین کا تجزیہ ان مسائل کو سامنے لائے گا جو ڈیم کی تعمیر سے سامنے آئیں گے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ لوگ یہ جان سکیں گے کہ ڈیم کی تعمیر کس حد تک نقصان دہ ہوگی۔

2۔خود تحقیق کریں

اکثر اوقات ڈیم بغیر کسی تجزیے شائع کر دیے جاتے ہیں اور یہ نہیں دیکھا جاتا کہ ان سے لوگوں کو کیا نقصان پہنچے گا۔ اس صورت میں اگر ڈیم تعمیر ہو جائے تو متاثر ہونے والے لوگوں کو کچھ نہیں ملتا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ آپ ان اعداد و شمار کو سامنے لائیں کہ آپ دریا پر کس طرح انحصار کرتے ہیں۔ ان تجزیات میں یہ بھی سامنے لانے کی کوشش کریں کہ ڈیم آپ کو کتنا بڑا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ تھائی لینڈ کے باشندوں نے اس سلسلے میں سٹڈی کا ایک طریقہ کار وضع کیا ہے جسے ''تھائی ولیجر ریسرچ'' کہا جاتا ہے۔

3۔مالی معاونت کرنے والوں کو اپنا ہدف بنائیں

یہ جاننے کی کوشش کریں کہ ڈیم کی تعمیر کے سلسلے میں مالی معاونت کرنے والا ادارہ کونسا ہے۔ اگر یہ کوئی غیر ملکی ادارہ ہے تو اس ملک کے غیر سرکاری ادارے سے رابطہ کریں تاکہ وہ آپ کی مہم میں آپ کا ساتھ دے سکے۔ آپ بین الاقوامی اداروں کی فہرست اس کتابچے کے آخر میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

4۔قانونی معاہدوں کا مطالبہ کریں

اگر آپ جگہ چھوڑنا چاہتے ہیں تو اس بات کا یقین کرلیں کہ آپ سے کیا گیا ہر وعدہ قانونی دستاویز کی شکل میں موجود ہو۔ اس بات کا یقین کرلیں کہ آپ اس معاہدے کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کسی بھی ایسی قانونی دستاویز پر دستخط نہ کریں جو آپ کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ حکومت اور ڈیم تعمیر کرنے والے آپ سے اکثر کہیں گے کہ وہ آپ کو نئے گھر اور بہتر زمین دینے والے ہیں لیکن یہ وعدے اکثر جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

دوسرا مرحلہ: ڈیم کی تعمیر

دورانیہ: 5 سے 15 سال

نوٹ: ڈیم کی تعمیر میں اکثر زیادہ وقت لگتا ہے۔ بعض اوقات ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ تعمیر کے دوران کچھ تکنیکی مسائل سے پالا پڑتا ہے۔ اور اکثر تعمیر کا وقت تعمیراتی ادارے کی بدعنوانیوں کی وجہ سے طول پکڑ جاتا ہے۔

اس مرحلے پر کیا ہوسکتا ہے؟

ڈیم کی تعمیر کا مرحلہ عام طور پر کچھ اس طرح ہوتا ہے:

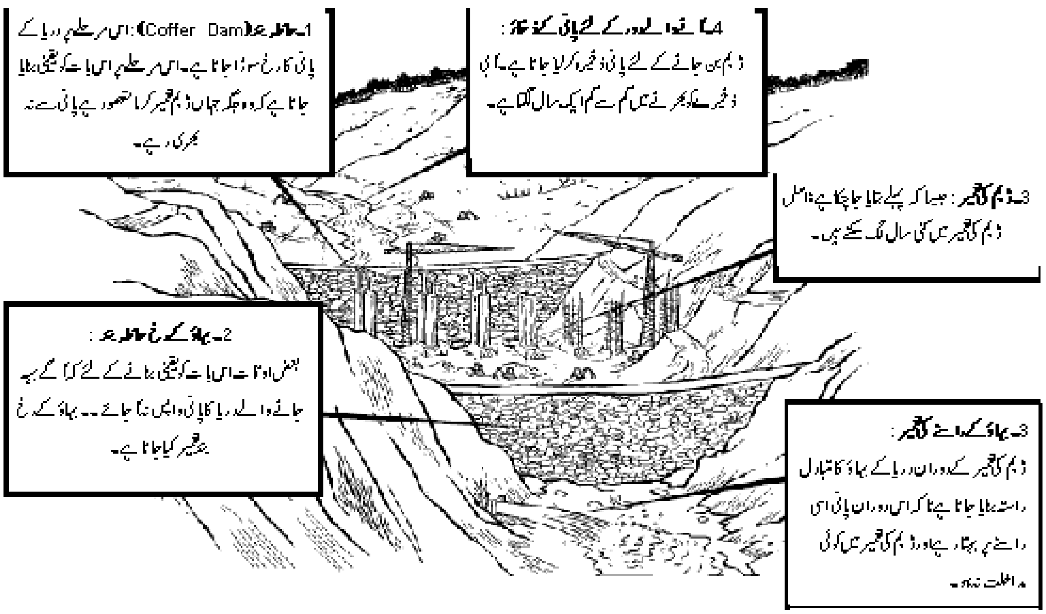

آپ اس مرحلے پر کیا کر سکتے ہیں؟

ڈیم کی تعمیر شروع ہو جانے کے بعد بھی آپ کی مہم کامیابی سے ہم کنار ہو سکتی ہے۔ اس مرحلے پر بھی آپ ڈیم کی تعمیر رکوا سکتے ہیں ۔۔ بہتر زر تلافی حاصل کر سکتے ہیں یا پھر اس منصوبے کو کوئی بہتر شکل دے سکتے ہیں۔ اس مرحلے پر بھی سب سے بہتر یہی ہے کہ آپ اپنی تگ و دو جاری رکھیں۔

1۔ احتجاجی مظاہروں کا اہتمام کریں

اس مرحلے پر بعض لوگ دھرنے مار کر اور کچھ دوسرے پرامن مظاہروں کے ذریعے ڈیم کی تعمیر کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو ڈیم کی تعمیر اور منتقلی کے عمل کو غور سے دیکھیں۔ اگر حکومت اور ڈیم تعمیر کرنے والی کمپنی وہ کچھ نہیں کر رہی جو کچھ کرنے کا اس نے وعدہ کیا تھا تو انہیں اپنے وعدے یاد دلانے اور انہیں پورا کرنے پر مجبور کرنے کے لئے احتجاج کریں۔

2۔ بین الاقوامی غیر سرکاری اداروں سے مدد لیں

اگر ڈیم کے لئے کسی عوامی ترقیاتی بینک نے فنڈ دیا ہے؛ بین الاقوامی غیر سرکاری اداروں کی مدد سے اس بات کو یقینی بنائیں کہ معطی (ڈونر) اس بات سے باخبر ہے کہ لوگوں کو کن مسائل کا سامنا ہے۔ بعض اوقات مالی معاونت کرنے والا ادارہ اس بات کا سختی سے نوٹس لے سکتا ہے اگر آبادی کی منتقلی اور تعمیر میں پہلے سے طے شدہ اصولوں پر عمل نہیں کیا جا رہا ہو۔ اگر کام واقعتاً درست انداز میں نہیں ہو رہا تو مالی معاونت کرنے والا ادارہ اس وقت تک پیسے دینا بند کر سکتا ہے جب تک کام میں بہتری نہ آ جائے۔

تیسرا مرحلہ: عملی مرحلہ

دورانیہ: تقریباً پچاس برس (بعض اوقات زیادہ، بعض اوقات کم)

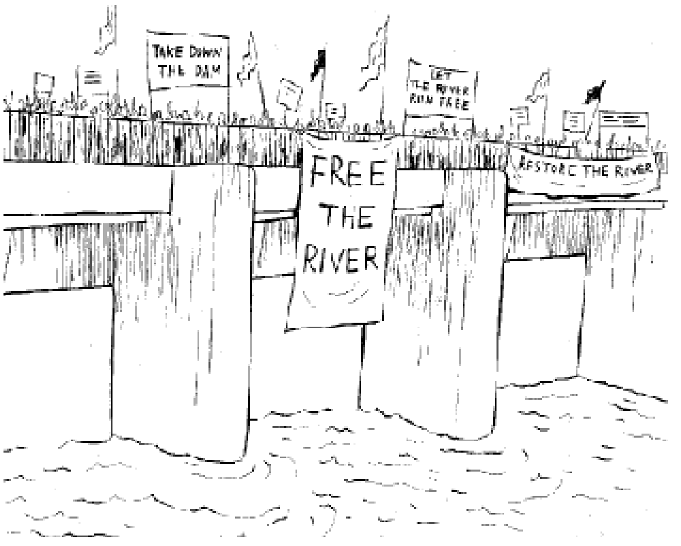

اس مرحلے پر کیا ہوتا ہے؟

ڈیم تعمیر ہو جانے کے بعد ان کی عمر بڑھنی شروع ہو جاتی ہے۔ کچھ ڈیم بہت جلد پانی میں موجود تہہ نشین مٹی سے بھر جاتے ہیں۔ کچھ ڈیم غیر محفوظ ہو جاتے ہیں اور ان کے ٹوٹنے کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ اگر کوئی ڈیم اپنی زندگی پوری کر لے تو اسے مرمت یا مسمار کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ دنیا بھر میں بہت سے لوگ دریاؤں پر ڈیموں کے بدترین اثرات کو دیکھتے ہوئے انہیں مسمار کرنے کی مہم چلا رہے ہیں۔

اس مرحلے پر آپ کیا کر سکتے ہیں؟

1۔ ہرجانے کا مطالبہ کریں

اگرچہ ڈیم تعمیر ہو چکا ہے کچھ کمپنیاں اور حکومتیں قانونی طور پر اس بات کی پابند ہوتی ہیں کہ وہ آپ کو ہرجانہ عطا کریں۔ آپ کو اس بات کی چھان بین کرنی چاہیے کہ اس قانون کا آپ پر اطلاق ہوتا ہے یا نہیں۔

دنیا بھر میں ایسے لوگ جو ڈیموں سے متاثر ہوئے ہیں ہرجانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یا پھر یہ لوگ اس نقصان کی تلافی چاہتے ہیں جو انہوں نے ماضی میں ڈیم کی تعمیر کے سلسلے میں اٹھایا تھا۔ اور ان میں سے اکثر ممالک میں لوگوں کے یہ مطالبات مان لئے گئے ہیں۔

2۔ ڈیم کے کام میں تبدیلی کا مطالبہ کریں

دریا میں پانی کے قدرتی بہاؤ کو قائم رکھنے کے لئے آپ ڈیم کے کام میں تبدیلی کا مطالبہ بھی کر سکتے ہیں۔ اسے اصطلاحاً ''از سر نو عمل'' (re-operation) کہتے ہیں۔ ڈیم کے عملی گھنٹوں میں تبدیلی کے ذریعے بجلی بنانے کے اوقات میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ اور اس دوران دریا میں پہلے سے زیادہ پانی چھوڑا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں لوگوں کے کئی گروپ ڈیموں کے کام میں تبدیلی کے لئے سرگرداں ہیں۔

گوئٹے مالا میں ہرجانے کی تحریک

جب گوئٹے مالا خانہ جنگی کی زد میں تھا، حکومت مایا آچی کے علاقے میں شکسوئی ڈیم تعمیر کر چکی تھی ۔ مایا آچی اس قبیلے میں ازمنہ قدیم سے آباد لوگ تھے ۔

جب ان لوگوں نے اپنا آبائی علاقہ چھوڑنے سے انکار کیا تو 1982 میں ان پر گولیاں چلائی گئیں جس سے 400 سے زائد لوگ جاں بحق ہو گئے اور 3500 سے زائد افراد کو مجبوراً اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ۔ اس طرح ہزاروں لوگ گھر بار، روزگار اور اپنے آباؤ اجداد کی نشانیوں سے محروم کر دیے گئے ۔

اپنے آبائی علاقے سے نکلنے کے بعد کئی سال تک یہ لوگ غربت کی چکی میں پستے رہے ۔ تاہم انہوں نے انصاف کے حصول کے لئے جدو جہد ترک نہ کی ۔ یہ متاثرہ لوگ آج بھی سماجی، طبعی اور معاشی نقصانات کی تلافی کے لئے حکومت سے ہرجانہ طلب کر رہے ہیں ۔

متاثرہ لوگوں نے ماہرین کے ساتھ مل ایک تحقیقی دستاویز مرتب کی ہے جس میں ڈیم کے ماحول، قدرتی وسائل، خوراک اور لوگوں کے معاشی ذرائع پر پڑنے والے منفی اثرات کو بے نقاب کیا گیا ہے ۔ یہ دستاویز یہ ثابت کرتی ہے کہ مایا آچی نے ڈیم کی تعمیر کے نتیجے میں کس قدر بھاری نقصان اٹھایا ہے اور وہ ہرجانے کی مستحق ہے ۔

نومبر 2004 میں ڈیم کے نزدیک ایک بہت بڑے احتجاجی مظاہرے کا اہتمام کیا گیا اور یہ لوگ دو دن تک ڈیم پر قابض رہے ۔ اس پر حکومت نے ان لوگوں سے بات چیت کرنے کے لئے ایک کمیشن تشکیل دیا ۔ اس کمیشن کی پہلی میٹنگ دسمبر 2005 میں ہوئی ۔ متاثرین میں سے ایک کا کہنا ہے:

''ہرجانہ مل جانے پر ہمیں یہ اعتماد ملے گا کہ ہم، ریاست کے شہری ہونے کے ناطے، حقوق رکھتے ہیں ۔۔ ہمیں کھوئی ہوئی شان و شوکت ملے گی اور ہمیں احساس ہوگا کہ ہماری ثقافت ریاست کی نظر میں قابل احترام ہے ۔ اس سے ہمارے خاندان کے حالات بہتر ہونگے اور ہم ایک بار پھر خوشحال زندگی گذار سکیں گے ۔ اس سے ہمارے لوگوں کی استعداد کار میں اضافہ ہوگا ۔ اس سے ہمارے اندر یہ احساس پیدا ہوگا کہ مستقبل پر ہمارا بھی حق ہے ۔ اور ہم زندگی سے پیار کرنا شروع کر دیں گے!''۔

گفتگو کے لئے سوالات

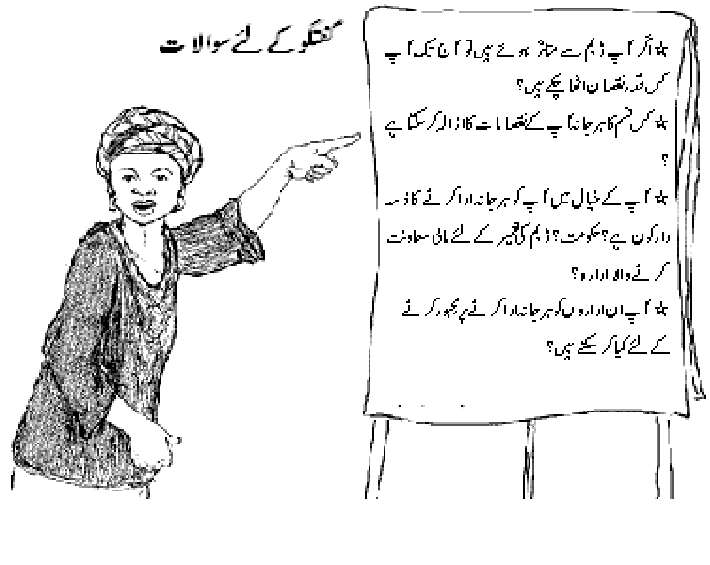

پانچواں باب

متبادل ذرائع

جب کہ پانی اور بجلی کے حصول اور سیلاب سے بچاؤ کے کئی متبادل ذرائع موجود ہیں تو حکومتیں ڈیم بنانے کے فرسودہ، مدقوق اور غیر جمہوری ذرائع کا انتخاب کیوں کرتی ہیں؟ ڈیموں کے علاوہ پانی اور بجلی کے حصول اور سیلاب سے بچاؤ کے طریقے جہاں ڈیموں کی نسبت سستے ہیں وہاں لوگوں اور ماحول کے لئے بھی نقصان دہ نہیں ہیں۔

دنیا بھر میں ڈیموں سے متاثرہ لوگوں، غیر سرکاری اداروں اور ماہرین نے بڑے ڈیموں کے متبادل ذرائع پر گہری تحقیق کی ہے اور مفید معلومات سامنے لائے ہیں۔ انہوں نے ان معلومات کے ذریعے اپنی حکومتوں کو اس بات پر مجبور کیا ہے کہ وہ ڈیم بنانے کی بجائے سستے اور غیر مضر متبادل طریقے اپنائیں۔ ان متبادل ذرائع کے متعارف ہونے سے تباہ کن اور غیر ضروری ڈیموں کی تعمیر کا رجحان کم ہو گیا ہے۔

اس باب میں ہم ڈیموں کے متبادل ذرائع پر بات کرتے ہوئے یہ دیکھیں گے کہ لوگ، غیر سرکاری ادارے اور ماہرین کس طرح ان متبادل ذرائع کی وکالت کر سکتے ہیں۔ یہ باب آپ کو یہ بھی بتائے گا کہ کون سے متبادل ذرائع آپ اپنی مہم میں پیش کر سکتے ہیں۔ چونکہ ہر علاقے کی ضروریات مخصوص ہوتی ہیں، آپ اپنے علاقے کے لئے بہترین متبادل ذریعہ منتخب کر سکتے ہیں۔

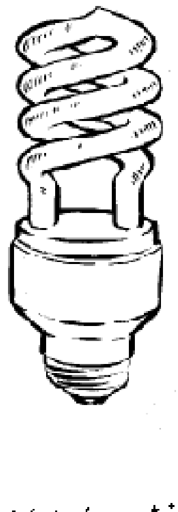

1۔توانائی کے متبادل ذرائع

حکومت اپنے لوگوں کو توانائی مہیا کرنے کے لئے کئی متبادل اقدامات اٹھا سکتی ہے۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بجلی پیدا کرنے والے موجودہ پلانٹس اور ترسیلی لائینوں کو بہتر بنایا جائے۔ توانائی کے حصول کے نئے ذرائع کھوجے جائیں اور بجلی کی طلب کو کم کیا جائے۔

2۔طلب کی کمی

حکومتیں فیکٹریوں، کاروباری اداروں اور لوگوں کو بجلی کے استعمال میں کفایت شعاری کا درس دے کر توانائی کی طلب میں کمی کر سکتی ہے۔ یہ اقدام نئے ڈیم تعمیر کرنے کی نسبت سستا، محفوظ اور ماحول دوست ہے۔

لوگوں کو بجلی بچانے کی ترغیب دینے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ لوگوں کو ایسی مشینیں اور قمقمے (بلب) خریدنے میں مدد دی جائے جو بہت کم بجلی استعمال کرتے ہیں۔ حکومت ایسے لوگوں اور فیکٹریوں پر بھاری ٹیکس عائد کرے جو زیادہ بجلی استعمال کرنے والی مشینیں چلاتے ہیں۔ حکومتیں لوگوں اور فیکٹریوں کے مالکان کو اس بات کی بھی ترغیب دے سکتی ہیں کہ وہ مختلف اوقات میں بجلی استعمال کریں۔ اس طرح پاور پلانٹ اور ڈیم تعمیر کرنے کی ضرورت کم ہو جائے گی۔

3۔موجودہ ڈیموں اور بجلی کی تاروں کی بہتری

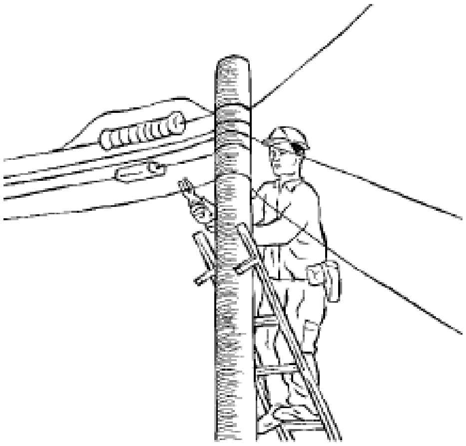

بجلی کی تاریں بجلی کو پاور پلانٹ سے لوگوں کے گھروں اور فیکٹریوں میں پہنچاتی ہیں۔ بہت سے ممالک میں غیر معیاری تاروں کے استعمال کی وجہ سے بہت سی بجلی ضائع ہوجاتی ہے۔بجلی کی معیاری تاریں استعمال کرنے سے بھی خاصی بجلی بچائی جاسکتی ہے۔

موجودہ ڈیموں اور بجلی پیدا کرنے والے پلانٹس کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔تہہ نشین مٹی کو ہٹانے، پلانٹس کو صاف کرنے اور تکنیکی خرابیاں دور کرنے سے بجلی پیدا کرنے والے پلانٹس زیادہ بجلی پیدا کرسکتے ہیں۔موجودہ نظام میں مجوزہ بہتری نئے ڈیم بنانے سے کہیں زیادہ سستی اور بہت زیادہ موثر ہے۔

4۔توانائی کے بہتر اور موثر ذرائع

ذیل میں بجلی پیدا کرنے کے متبادل ذرائع درج ہیں جو کم خرچ بالا نشیں کے مصداق سستے، ماحول دوست، انسان دوست اور جمہوری ہیں۔ان میں سے بہت سے ذرائع بڑے شہروں، دیہاتوں اور فیکٹریوں کو بجلی فراہم کرنے کے لئے انتہائی موذوں ہیں۔

4.1۔چھوٹے پن بجلی گھر

چھوٹے پن بجلی گھر دنیا بھر میں مقبول ہیں۔اس قسم کے بجلی گھر بنانے کے لئے صرف چند میٹر اونچے ڈیم درکار ہوتے ہیں اور اس قسم کے ڈیم مٹی، پتھر اور لکڑی سے بنائے جاسکتے ہیں۔ اس قسم کے ڈیموں میں پانی ذخیرہ نہیں کیا جاتا۔ اس لئے اس سے لوگ متاثر نہیں ہوتے اور دریا کا بہاؤ بھی متاثر نہیں ہوتا اور پانی کا رخ موڑنے سے بھی اس قسم کے بجلی گھر تعمیر کئے جاسکتے ہیں۔ اس قسم کے منصوبے مقامی لوگوں کی زیر نگرانی چلائے جاسکتے ہیں۔ چین، انڈیا اور نیپال میں گاؤں اور قصبوں میں ہزاروں ایسے پن بجلی گھر موجود ہیں۔

4.2۔نامیاتی توانائی

بہت سے ممالک میں نامیاتی توانائی بجلی کے حصول کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ یہ توانائی جانوروں اور پودوں کے فضلے سے تیار ہوتی ہے۔حیوانی اور زرعی فضلا چولہے جلانے، گیس پیدا کرنے اور عمارتوں کو گرم رکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

نامیاتی توانائی کا وسیع پیمانے پر استعمال ممکن ہے۔ایسے ممالک جہاں گنا کثرت سے پیدا ہوتا ہے، کمپنیاں گنے کا بھوسہ جلاکر بجلی پیدا کرتی ہیں۔چاولوں کا چھلکا اور لکڑی کا برادہ بھی اس مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

4.3۔ شمسی توانائی

گھروں اور عمارتوں کی چھتوں پر سورج کی توانائی کو جذب کر کے بجلی میں بدلنے والے عدسے لگا کر بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ بڑے بڑے پلانٹ زیادہ سے زیادہ شمسی توانائی جذب کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ بجلی پیدا کرتے ہیں۔

4.4۔ ہوائی توانائی

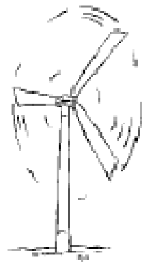

ہوا کی طاقت سے پیدا کی جانے والی بجلی بڑے ڈیموں سے حاصل کی جانے والی بجلی کی نسبت ماحولیاتی نقطۂ نظر سے انتہائی مفید ہے۔ بہت سے یورپی ممالک، مثال کے طور پر جرمنی اور سپین، میں ہوا کے ذریعے بہت زیادہ بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ چین، انڈیا، جنوبی افریقہ اور برازیل میں آج کل ہوا سے بجلی پیدا کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس قسم کی توانائی کو ماحول دوست ہونے کی وجہ سے ''صاف توانائی'' بھی کہتے ہیں۔

4.5۔ زمین کی اندرونی حرارت سے پیدا ہونے والی بجلی

زمین کی اندرونی حرارت کو استعمال میں لا کر بھی بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ زمین کی اندرونی حرارت پانی کو گرم کر کے بھاپ میں بدل دیتی ہے۔ اس طرح پیدا ہونے والی توانائی کو زمین کی سطح پر لانے کے لئے خصوصی کنوئیں کھودے جاتے ہیں۔ اور پھر اس مائع حرارت کو بجلی میں بدل دیا جاتا ہے۔ فلپائن اور ایل سیلواڈور میں 25 فیصد بجلی زمین کی اندرونی حرارت کو بروئے کار لانے سے حاصل کی جاتی ہے۔

یوگنڈہ میں متبادل ذرائع کی تلاش میں غیر سرکاری اداروں کا کردار

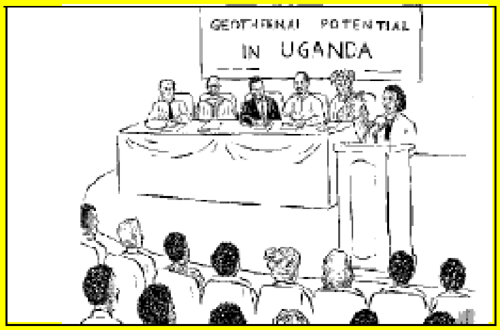

یوگنڈہ کی حکومت ایک جسیم ڈیم تعمیر کرنے کے لئے تیار بیٹھی تھی لیکن غیر سرکاری ادارے توانائی کے حصول کے متبادل طریقوں کو اپنانے کی وکالت کر رہے تھے۔ غیر سرکاری اداروں کو یہ اعتراض تھا کہ بڑے ڈیم بنانا غیر جمہوری اور ماحول دشمن اقدامات میں سے ایک ہے۔ اس لئے انہوں نے توانائی کے متبادل ذرائع کی کھوج شروع کر دی۔

2003 میں ماحولیات کے پیشہ ور ماہرین کی ایک این ۔ جی ۔ او (NAPE) نے اس توانائی کے متبادل ذرائع کے موضوع پر ایک اہم کانفرنس کا انعقاد کیا اور دنیا بھر سے توانائی کے ماہرین کو مدعو کیا۔ ان ماہرین کے علاوہ اس کانفرنس میں حکومت کے نمائندے، ماحولیاتی ماہرین اور عوام الناس نے بھی شرکت کی۔

کانفرنس کے بعد یوگنڈہ کی توانائی کی وزارت نے توانائی کے متبادل ذرائع کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک ٹیم تشکیل دی۔ اور اس طرح NAPE کی کاوشوں کے نتیجے میں توانائی کے حصول کے متبادل ذرائع، مثال کے طور پر زمین کی اندرونی حرارت کو بروئے کار لا کر بجلی بنانے کے طریقے کو خاصی اہمیت دی گئی۔

پانی کے متبادل ذرائع

پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دنیا بھر میں جھیلوں اور دریاؤں پر ڈیم تعمیر کئے گئے ہیں ۔تاہم بہت سا پانی آبپاشی کے دوران رستے اور تقسیم کے ناقص نظام کی نذر ہو جاتا ہے۔اگر پانی کی انتظام کاری کو بہتر بنایا جاتا تو ہر ایک کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے پانی موجود ہوتا ہے۔ پانی کو بچانے کے لئے مندرجہ ذیل طریقہ ہائے کار مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

پانی کی طلب میں کمی

وسیع پیمانے پر آبپاشی کی مد میں بہت سا پانی ضائع ہو جاتا ہے۔آبپاشی کے لئے عموماً پودوں کی ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کیا جاتا ہے۔یہ اضافی پانی زمین کو تباہ کرتا ہے۔اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ آبپاشی کے لئے متبادل ذرائع استعمال کئے جائیں۔مثال کے طور پر آبپاشی کی غرض سے پودوں پر پانی کا چھڑکاؤ کرنے کا طریقہ روایتی طریقے سے کہیں زیادہ مفید اور موثر ہے۔کیونکہ اس طریقے سے پانی سیدھا پودوں کی جڑوں میں جاتا ہے۔اس طرح زمین کا بھی نقصان نہیں ہوتا اور پودوں کو بھی پوری خوراک ملتی ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بڑی بڑی کاشتکاری کمپنیاں کاشتکاری کے لئے خشک علاقوں کا انتخاب کرتی ہیں اور پھر آبپاشی کے لئے بہت سا پانی ضائع کر دیتی ہیں ۔مثال کے طور پر چاول اور گنا کاشت کرنے والے کاشتکار اور کمپنیاں پانی کے بہت زیادہ ضیاع کا باعث بنتی ہیں ۔اگر وسیع پیمانے پر کاشت کرنے والی کمپنیوں اور کاشتکاروں کو ایسی فصلیں اگانے کی ترغیب دی جائے جن کے لئے کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو اس طرح خاصا پانی بچایا جا سکتا ہے۔

بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنا

کاشتکاری کے لئے بارانی پانی پر انحصار کرنا نہ صرف سستا ہے بلکہ انتہائی مفید ہے۔لوگ اپنے گھروں اور کھیتوں میں ٹینک نصب کر کے بارش کا پانی اکٹھا کر سکتے ہیں اور بعد میں اسے گھریلو اور دیگر استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

کاشتکاری کی غرض سے لوگ پہاڑیوں کے نیچے بارش کا پانی جمع کرنے کا انتظام کرتے ہیں ۔اگر یہ پانی زمین میں جذب ہو جائے تو کنوئیں کھود کر اس پانی تک رسائی کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔پانی جمع کرنے کا ایک اور طریقہ دریاؤں اور نہروں پر چھوٹے چھوٹے ڈیم تعمیر کرنا ہے۔اس طرح پانی مٹی، پتھر، لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ڈیموں میں اکٹھا کیا جاتا ہے اور پھر اسے کھیتوں تک پہنچایا جاتا ہے۔

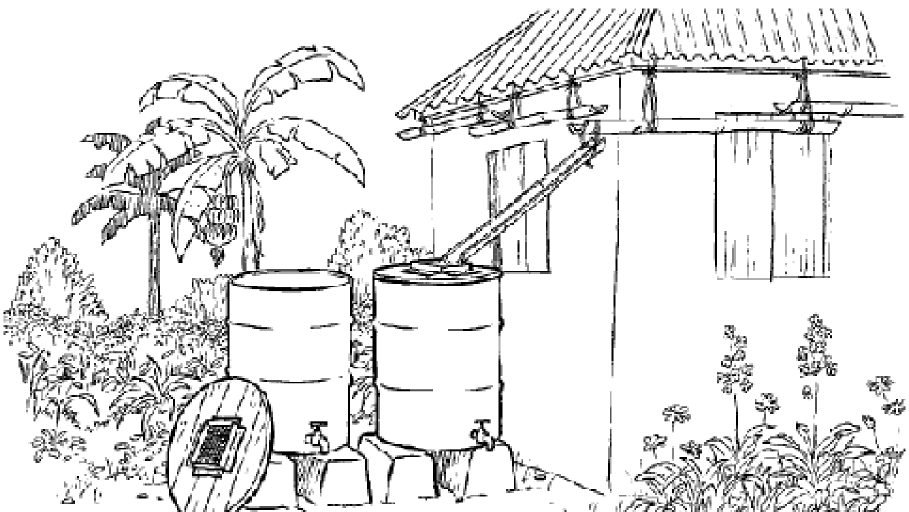

بارش کے پانی کا استعمال؛ زندگی میں انقلاب

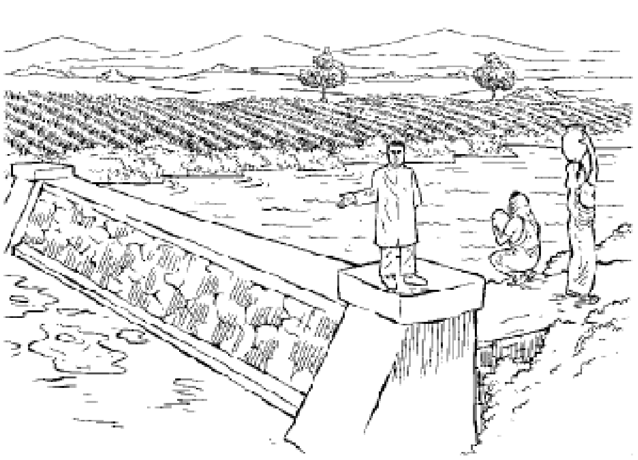

1986 میں انڈیا میں ضلع راجستھان کا علاقہ الوار صحرائی منظر پیش کرتا تھا۔ لوگوں کے پاس گھریلو اور زرعی استعمال کے لئے پانی نہ ہونے کے برابر تھا۔ اس دوران تارن بھارت سنگ، ایک گروپ، زرعی و گھریلو مقاصد کے پانی کا انتظام کرنے کے لئے وجود میں آیا۔ ایک گروپ کے ممبران جانتے تھے کہ ان کے آباؤ اجداد بارش کا پانی اکٹھا کیا کرتے تھے۔ جب اس گروپ نے اپنا کام شروع کیا بارش کے پانی کے استعمال کا طریقہ کار سب بھول چکے تھے اور کوئی بھی اس طریقے پر عمل نہیں کر رہا تھا۔

اس گروپ نے اپنے آباؤ اجداد کے اس طریقے کو ایک بار پھر زندہ کرتے ہوئے بارش کا پانی اکٹھا کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے آبی مخزن بنائے۔ اس وقت راجستھان میں 10 ہزار سے زائد چھوٹے آبی مخزن اور بند موجود ہیں جو 100 سے زیادہ دیہاتوں کو پانی مہیا کرتے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے آبی ذخائر کی بدولت زیرِ زمین پانی کی سطح بلند ہونے لگی ہے اور وہ دریا جو خشک ہو گئے اب پانی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس سب سے الوار میں رہنے والے سات لاکھ لوگوں کی زندگیاں بدل گئی ہیں۔ اب یہ لوگ زراعت اور گھریلو استعمال کے لئے صاف پانی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس علاقے میں بسنے والی ایک بزرگ خاتون، کچھبائی، کا کہنا ہے:

''ہم سے پہلے کی نسلیں ہم سے زیادہ خوش قسمت نہیں تھیں۔ پانی کی وجہ سے آج ہم خوش ہیں۔۔ ہمارے جانور خوش ہیں۔۔ ہمارے جنگل خوش ہیں۔ ہماری زرعی پیداوار بڑھ چکی ہے۔ ہمارے جنگلات سرسبز ہیں۔ ہمارے پاس جلانے کے لئے لکڑی ہے۔۔ جانوروں کے لئے چارہ ہے اور ہمارے کنوؤں میں وافر پانی موجود ہے''۔

گفتگو کے لئے سوالات

- ☆ اس کہانی کا آپ سے کیا تعلق نکلتا ہے؟
- ☆ کیا آپ کے علاقے میں بھی بارش کے پانی کو اکٹھا کرنے کا کوئی طریقہ موجود ہے؟
- ☆ کیا ایسے طریقوں کا احیاء آپ کو اور زمین کو نئی زندگی دے سکتا ہے؟

سیلاب پر قابو پانے کے متبادل طریقے

بڑے ڈیم بعض اوقات سیلاب پر قابو پانے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔تاہم جب کوئی بڑا سیلاب آتا ہے، بڑے ڈیم اس کے تباہ کن اثرات کو چہار گنا کر سکتے ہیں۔سیلاب کی تباہ کاریوں کو روکنے کے اور بہت سے طریقے ہیں۔ان میں پن دھاروں کا بچاؤ اور سیلاب سے مطلع کرنے کے فعال نظام کا قائم کرنا شامل ہیں۔

1۔ پن دھاروں کا تحفظ اور بحالی

پن دھاروں سے مراد وہ جگہیں ہیں جہاں سے کئی ندیاں نکلتی ہوں۔اس سے مراد کوئی آب گیر رقبہ یا علاقہ بھی ہو سکتا ہے۔سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پن دھاروں کا تحفظ کیا جائے۔صحت مند گیلی زمین، سیلابی میدان اور جنگلات سیلاب کو روکنے کے اہم طریقے ہیں۔درخت سیلاب کے پانی کی رفتار کو سست کر دیتے ہیں اور یہ پانی سیلابی میدان میں اسی سست روی سے پھیل جاتا ہے۔

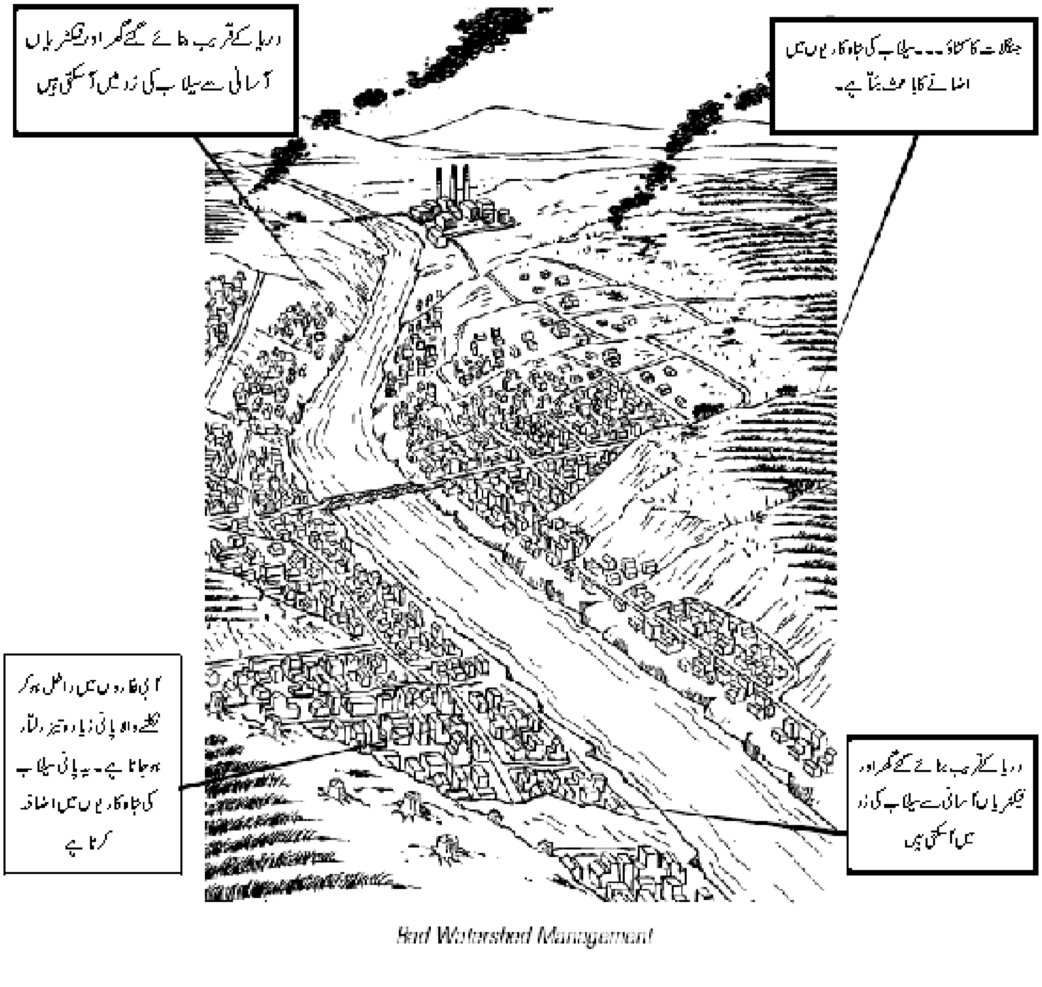

Bad Watershed Management

آج کل ایسی دلدلی زمین، جس کی سطح گیلی اور اسفنج کی طرح ہو، اور سیلابی میدان سڑکیں، گھر، فیکٹریاں اور شاہراہیں تعمیر کرنے کی وجہ سے ختم کر دیے گئے ہیں۔ اور اسی وجہ سے سیلاب کی تباہ کاریوں میں اضافہ ہوا ہے۔ سیلاب پر موثر انداز میں قابو پانے کے لئے ان قدرتی وسائل کی حفاظت اشد ضروری ہے۔ اگر انہیں تباہ کر دیا گیا ہےتو انہیں نئے سرے سے زندہ کرنا اشد ضروری ہے۔

2۔ سیلاب سے خبردار کرنے والے نظام

حکومت کو چاہیے کہ وہ سیلاب سے خبردار کرنے کے لئے موثر نظام زیر کار لائے تا کہ لوگ بروقت حفاظتی انتظامات کر سکیں اور جانی و مالی نقصان سے بچا جا سکے۔ بروقت خبردار کرنے والے نظام میں لاؤڈ سپیکرز اور ڈھنڈورہ پیٹنے جیسے طریقے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ دوسرے نظام کے ذریعے لوگوں کو مسلسل یہ بتایا جا سکتا ہے کہ پانی کی سطح بڑھ رہی ہے یا پھر کم ہو رہی ہے۔ جب پانی ایک خاص سطح سے بڑھ جائے تو لوگ یہ جان سکتے ہیں کہ سیلاب آنے والا ہے۔

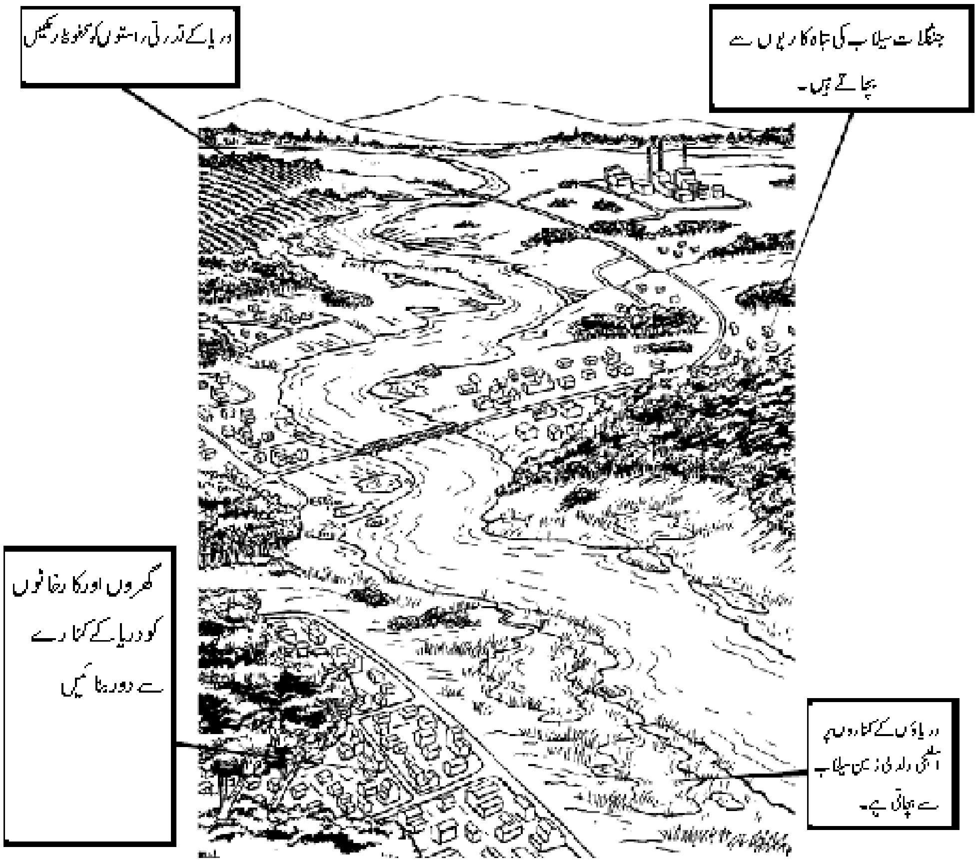

Good Watershed Management

نتیجہ / ماحصل

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ مختصر رہنما کتابچہ تباہ کن ڈیموں کے خلاف آپ کی جدو جہد میں معاون ثابت ہوگا۔ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اپنے جیسے دوسرے لوگوں کی جدو جہد اور کامیابیوں سے بہت کچھ سیکھیں گے اور ان اسباق کے ثمرات کو اپنے حقوق اور روزگار کے تحفظ کے لئے استعمال میں لائیں گے۔یاد رکھیں۔۔آپ اس جدو جہد میں تنہا نہیں ہیں!

1997 میں ڈیم کی تعمیر سے متاثر ہونے والے لوگوں اور ایک غیر سرکاری تنظیم نے کہا تھا:

''ہم مضبوط اور متحد ہیں کیونکہ ہماری تحریک ایک منصفانہ تحریک ہے۔ہم نے تباہ کن ڈیم کی تعمیر کو روک دیا ہے اور ہم نے ڈیم تعمیر کرنے والوں کو اپنے حقوق کا احترام کرنے پر مجبور کردیا ہے۔ہم نے ماضی میں بھی ڈیموں کے خلاف جنگ لڑی ہے۔اور ہم مستقبل میں بھی ڈیموں کے خلاف لڑیں گے!''۔

آج یہ الفاظ ڈیم سے متاثرہ لوگوں کی پہلی بین الاقوامی میٹنگ کے مشترکہ اعلامیہ کا حصہ ہیں جو 14 مارچ 1997 کو برازیل میں منعقد ہوئی۔یہ لفظ سچ ثابت ہوئے ہیں۔کیونکہ ہم سب مل کر تباہ کن ڈیموں کے خلاف لڑکر اپنے حقوق کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ہم سب مل لوگوں کی توانائی اور پانی کی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔۔۔انسانی آبادیوں اور ماحول کو نقصان پہنچائے بغیر۔۔

متحد ہو کر ہم سب کا مستقبل روشن کر سکتے ہیں!!